عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۲۶ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۴ تا ۲۰ ستمبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۱۷

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اخلاق

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں

قادیانی اپنے انجام تک کیسے پہنچے؟

ناتواں قیدی

میانہ روی اور اعتدال مسلمانوں کی امتیازی شان

Email: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatme-nubuwwat.or

حضرت خضر کے ذمہ کیا ڈیوٹی تھی؟:

س:...... حضرت خضر علیہ السلام کیا زندہ ہیں؟

ج:...... حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں؟ اس میں قدیم زمانے سے شدید اختلاف چلا آتا ہے، مگر چونکہ کوئی عقیدہ یا عمل اس بحث پر موقوف نہیں اس لئے اس میں بحث کرنا غیر ضروری ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی:

س:...... ہمارے ہاں ایک صوفی پیر ہیں ایک دن انہوں نے مجھے اور میرے دوست کو کہا کہ ایک خوبصورت لڑکی ہو جس سے ایک لڑکا محبت کرتا ہو اور آپ بھی اس سے محبت کرنے لگیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ ہم نے کہا انجام لڑائی اور دشمنی تو کہنے لگا ظاہر ہے کہ جو لڑکی سے محبت کرتا ہے وہ کیونکر چاہے گا کہ میری محبوب سے کوئی محبت کرے پھر کہنے لگا کہ تم اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہیں اور جب تم نبی علیہ السلام سے محبت کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارا دشمن ہو جائے گا وہ کیسے چاہے گا کہ میری محبت سے کوئی دوسرا محبت کرے۔ اس کے باوجود بھی اگر بندہ نہ مانے تو اللہ تعالیٰ کافی سزائیں دیتے ہیں۔ اگر کافی سزائیں سہنے کے بعد بھی بندہ اپنے نبی سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے بندے کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں یعنی خدا بندے کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اس کی وضاحت فرمادیں کہ یہ انسان کن عقائد کا مالک ہے؟

ج:...... یہ صوفی جی بے علم اور ناواقف ہیں ان کا یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ہم محبت کریں تو خدا تعالیٰ دشمن ہو جائے گا اور سزا دے گا۔ یہ کلمہ کفر ہے اور اس کا یہ کہنا کہ خدا بندے کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے یہ بھی کلمہ کفر ہے۔ ایسے بے دین اور جاہل کے پاس نہیں بیٹھنا چاہئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے ناموں پر "ؐ" یا "ؑ" لکھنا:

س:...... عام طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے اسماء مبارک پر "ؐ" یا "ؑ" وغیرہ لگادیتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

ج:...... پورا درود وسلام لکھنا چاہئے۔

صیغہ خطاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا:

س:...... قرآن مجید میں صلوا علیہ ہے۔ کیا صلی اللہ علیک یارسول اللہ پڑھنے سے درود کا حق ادا ہو جاتا ہے؟

ج:...... خطاب کے صیغہ کے ساتھ صلوٰۃ وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر کہنا چاہئے دوسری جگہ غائب کے صیغہ سے کہنا چاہئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کے جو صیغے امت کو تعلیم فرمائے ہیں وہ غائب کے صیغے ہیں۔

طائف سے مکۃ المکرمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس کی پناہ میں تشریف لائے:

س:...... کیا جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے تو آپ کی مکہ مکرمہ سے شہریت ختم کردی گئی تھی اور پھر آپ کسی شخص کی امان حاصل کرکے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔ اگر ایسا ہے تو اس شخص کا نام بھی تحریر فرمائیں کہ وہ کون شخص تھا؟

ج:...... مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے سیرۃ المصطفیٰ (جلد ۱ صفحہ ۲۸۱) میں، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے سیرت کبریٰ (جلد ۲ صفحہ ۱۰۷) میں طبقات ابن سعد کے حوالے سے (سیرت مصطفیٰ میں زادالمعاد کا حوالہ بھی دیا گیا ہے) اور حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ (جلد ۳ صفحہ ۱۳۷) میں اموی کی مغازی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ مطعم بن عدی کی پناہ میں تشریف لائے تھے، اور پناہ میں آنے کا یہ مطلب نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے کہ اس سے پہلے مکہ کی شہریت ختم کردی گئی تھی، بلکہ یہ مطلب تھا کہ مطعم بن عدی نے ضمانت دی تھی کہ آئندہ اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ستائیں گے۔

حواری کسے کہتے ہیں؟

س:...... ہم نے قرآن پاک میں حواریوں کا ذکر تیسرے، ساتویں اور اٹھائیسویں پارے میں پڑھا۔ اس ضمن میں کچھ سوالات؟

۱: حواری کون لوگ تھے؟

۲: حواری کا کیا مطلب ہے؟

۳: حواری کو اردو میں کیا پکارا جاتا ہے؟

۴: حواری کے علاوہ دوسرا گروہ کونسا تھا جو کافر ٹھہرا؟

۵: اور اس کی مفصل تفصیل بیان کریں اور حواریوں کا خطاب کن کو ملا؟

ج:...... حواری کا لفظ "حور" سے ہے۔ جس کے معنی سفیدی کے ہیں ان آیات میں "حواری" کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص احباب واصحاب کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جن کی تعداد ۱۲ تھی، حواری کا لفظ اردو میں بھی مخلص اور مددگار دوست کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ وارث سرہندی صاحب کی کتاب "علمی لغت" میں ہے:

"حواری: خاص، برگزیدہ، مددگار، دھوبی، حضرت عیسیٰ کا صحابی، وہ جس کا بدن بہت سفید ہو۔"

وہ کافر گروہ جس کا ذکر سورۃ الصف کی آیت ۱۴ میں ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تو عیسائیوں کے تین گروہ ہوگئے۔ ایک نے کہا کہ وہ خود ہی خدا تھے اس لئے آسمان پر چلے گئے دوسرے نے کہا وہ خدا تو نہیں مگر خدا کے بیٹے تھے اس لئے باپ نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس بلالیا، یہ دونوں گروہ کافر ہوگئے۔ تیسرا گروہ مسلمان کا تھا انہوں نے کہا کہ وہ نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے تحت ان کو آسمان پر اٹھالیا (اور قرب قیامت میں وہ پھر نازل ہوں گے) یہ گروہ مومن تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور ان کے سچے پیروکاروں کا یہی عقیدہ تھا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۲۶ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۴ تا ۲۰ ستمبر ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰

شمارہ: ۱۷

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

بیادگار

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆.........☆.........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

۷ ستمبر کو "یوم ختم نبوت" منایا گیا .... (اداریہ) 4
قادیانی، مرزائیوں میں فرق؟ .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
طیبہ میں برستی ہے گھٹا اور طرح کی ...... (نظم) .... (سید سلمان گیلانی) 8
رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ...... بحیثیت معلم اخلاق! .... (پروفیسر عبدالماجد انصاری) 9
قادیانی اپنے انجام تک کیسے پہنچے؟ .... (مولانا قاضی احسان احمد) 12
تاتواں قیدی .... (ابوالسعد اسعدی) 16
کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں .... (مولانا سید محمد ایوب قاسمی) 18
میانہ روی اور اعتدال ...... مسلمانوں کی امتیازی شان .... (ابو شفقت قریشی) 22

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۱۹۹۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری   طابع: سید شاہد حسن   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

۷ستمبر کو ”یوم ختم نبوت“ منایا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ دامت برکاتہم اور دیگر مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کی اپیل پر ۷ستمبر کو پورے ملک میں یوم ختم نبوت منایا گیا' ملک بھر کے علماً کرام نے نماز جمعہ کے اجتماعات میں عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور قادیانیت کے کفریہ عقائدوعزائم سے عوام الناس کو باخبر کیا اور دینی غیرت کی بنیاد پر قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی' علماً کرام نے قادیانی فتنے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ انگریزی استعمار نے اپنی سیاسی ضرورت کے پیش نظر قادیانی فتنے کو وجود بخشا اور انگریز گورنمنٹ کی سرپرستی میں یہ فتنہ پروان چڑھا اور دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے اس فتنہ نے مذہبی رنگ اختیار کیا تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاسکے' ورنہ حقیقت میں قادیانیت کا مذہب سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے' یہ خالصتاً سیاسی گروہ ہے' جس نے ہمیشہ اسلام دشمن قوتوں کے سیاسی مفادات کے تحفظ کی خاطر کام کیا ہے اور تا حال کر رہا ہے' اسی وجہ سے اسرائیل جیسی یہودی ریاست میں ان کا مشن قائم ہے اور یہودیوں کی فوج میں سینکڑوں قادیانی نوجوان گوریلا ٹریننگ حاصل کر کے اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف تخریبی سرگرمیاں کرتے ہیں۔

علماً کرام نے کہا کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے روز اول سے ہی اپنی جدوجہد کا آغاز کر دیا تھا' اور مسلسل نوے سال تک یہ سلسلہ جاری رہا بے شمار قربانیاں پیش کی گئیں' ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا' متعدد مرتبہ ملک گیر تحریکیں چلائی گئیں' بالآخر شہدائے ختم نبوت کا خون رنگ لایا اور ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانی عقائدوعزائم سے باخبر ہونے کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کر کے مسلمانوں کا نوے سالہ مطالبہ تسلیم کیا۔

اس اعتبار سے یہ دن انتہائی اہمت کا حامل ہے' علماً کرام نے جمعہ کے خطبات میں اس سلسلہ میں تقاریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آئین پاکستان اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں غیر مسلم کافر ہونے کے باوجود دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں' قادیانیوں کی ان سازشوں کا مقابلہ کرنا اور مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرنا علماً کا مذہبی فریضہ ہے' جسے تادم زیست ادا کیا جائے گا' اور اس ضمن میں دنیا بھر میں علماً کرام کے وفود دورے کر کے مسلمانوں کو باخبر کریں گے۔ حکمرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو آئین اور شریعت کا احترام سکھائیں' بے شک ہر انسان کے جان ومال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے' لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قادیانیوں کو اسلام کے خلاف زہر اگلنے کی کھلی آزادی دی جائے' اگر حکمرانوں نے انسانیت کے نام پر آزادی کی آڑ میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے تحفظ اور ان کی سرپرستی کی روش کو تبدیل نہ کیا تو اسے مسلمانوں کے سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا' قراردادوں کے ذریعے علماً کرام نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افراد کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا' حکمرانوں کی قادیانیت نواز پالیسی کی سخت مذمت کی' ملک کے چاروں صوبوں کے تمام قابل ذکر شہروں' قصبوں اور دیہاتوں میں قائدین ختم نبوت اور مذہبی رہنماؤں کی اپیل پر جمعہ کو یوم ختم نبوت بھرپور انداز سے منایا گیا' اس سلسلہ میں جلسے' کانفرنسیں اور عام اجتماعات بھی منعقد ہوئے جن سے علماً کرام نے خطاب کر کے اس موضوع پر روشنی ڈالی' پورے ملک کی طرح کراچی کی بیشتر مساجد میں علماً کرام نے خطبہ جمعہ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے کفریہ عقائدوعزائم سے عوام کو باخبر کیا' جامعہ علوم اسلامیہ کے شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا سلیم اللہ خان' مولانا زرولی خان' مولانا اسفندیار خان' مولانا اسعد تھانوی' مولانا قاری شیر افضل خان' مولانا مفتی محی الدین' مولانا فداء الرحمن درخواستی' مولانا محمد احمد مدنی' مولانا عبدالغفور ندیم' مولانا حسن الرحمن' مولانا اقبال اللہ' مولانا احسان اللہ ہزاروی' مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' حافظ محمد سعید لدھیانوی' مولانا محمد طیب لدھیانوی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا یحییٰ لدھیانوی' مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی' مولانا مفتی خالد محمود' مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا' مولانا قاری عبدالمنان' مولانا قاری اللہ داد' مولانا عثمان یار خان' مولانا مشتاق احمد عباسی' مولانا محمد شعیب' مولانا قاری محمد /

عثمان‘ مولانا سید حماد اللہ شاہ‘ مولانا محمد اعجاز‘ مولانا نعیم امجد سلیمی‘ مولانا مفتی عبدالجبار‘ مولانا گل محمد طالوتی‘ مولانا عبدالرشید ترابی‘ مولانا فضل محمد‘ مولانا محمد اقبال‘ مولانا امداد اللہ‘ مولانا محمد انور‘ مولانا ہدایت اللہ‘ مولانا ضیاء الدین‘ مولانا قاری یار محمد‘ مولانا قاری حق نواز تونسوی‘ مولانا محمد قاسم‘ مولانا محمد طیب کشمیری‘ مولانا محمد یوسف کشمیری‘ مولانا حبیب اللہ‘ مولانا عبدالقیوم دین پوری‘ مولانا حسین احمد درخواستی‘ مولانا عبدالرشید انصاری‘ مولانا ظفر احمد‘ مولانا منظور احمد‘ مولانا مطیع الرحمن‘ مولانا عبدالکریم عابد‘ مولانا عبدالحفیظ‘ مولانا قاری محمد اسحاق‘ مولانا محمد طیب نقشبندی‘ مولانا خان محمد ربانی‘ مولانا فیض احمد نقشبندی‘ مولانا عبدالستار‘ مولانا محمد اسعد زکریا‘ مولانا عبدالرشید نعمانی‘ مولانا عبدالقیوم‘ مولانا محمد رمضان‘ مولانا عبدالخالق‘ مولانا کلیم اللہ‘ مولانا ڈاکٹر نصیر الدین‘ مولانا عبدالرحمن‘ مولانا غلام مصطفی‘ مولانا منیر احمد‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا عبدالغفار‘ سید اطہر عظیم‘ سید انوار الحسن‘ ریاض الحق‘ اللہ وارث‘ تنویر حسین‘ جمال عبدالناصر شاہد‘ سید کمال شاہ‘ مولانا مفتی منیب الرحمن‘ مولانا عبدالغفور‘ مولانا محمد سلیم نعمانی‘ مولانا خلیل احمد بندھانی‘ مولانا عبدالشکور‘ جمعیت علماء پاکستان کے قائد مولانا سید شاہ احمد نورانی‘ صوفی ایاز خان نیازی‘ مولانا عبدالحلیم ہزاروی‘ مولانا منیب الرحمن‘ مولانا قاضی احمد نورانی‘ مولانا شبیر احمد‘ مولانا غلام رسول‘ مولانا محمد خالد صدیقی‘ قادری‘ مولانا عبدالرحمن سلفی اور دیگر سینکڑوں علماء کرام نے خطبہ جمعہ اور دیگر مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر قرآن وسنت کے دلائل سے تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور قادیانیت کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کیا اور ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی خلاف اسلام سرگرمیوں پر فوری پابندی کا مطالبہ کیا۔ دریں اثناء سلطان آباد‘ قائد آباد‘ گلستان جوہر اور شہر کے دیگر متعدد مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں سے مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا عبدالقیوم نعمانی‘ مولانا رشید احمد ترابی‘ مولانا اقبال اللہ‘ مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو‘ مولانا سید حماد اللہ شاہ‘ مولانا مفتی منیب الرحمن‘ مولانا محمد اعجاز اور دیگر علماء کرام نے اس سلسلہ میں خطاب کیا اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی خطرناک سرگرمیوں پر کڑی تنقید کی اور اس سلسلہ میں حکمرانوں کی چشم پوشی اور غفلت کی شدید مذمت کی۔

کراچی:

کراچی کے علاوہ حیدرآباد‘ ٹنڈو آدم‘ نواب شاہ‘ سانگھڑ‘ شہداد پور‘ شہداد کوٹ‘ میرپور خاص‘ لاڑکانہ‘ دادو‘ روہڑی‘ سکھر‘ جیکب آباد‘ کشمور‘ کندھ کوٹ‘ ٹنڈو اللہ یار‘ ٹنڈو غلام علی‘ ٹنڈو محمد خان‘ ٹھٹھہ‘ سجاول‘ بدین‘ گولارچی‘ گھارو‘ میرپور ساکرو‘ کنری‘ نوکوٹ‘ عمرکوٹ‘ مٹھی‘ پنوعاقل‘ شکارپور‘ خیرپور میرس‘ گمبٹ‘ مورو‘ جام شورو اور دیگر تمام چھوٹے بڑے شہروں میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔ نماز جمعہ کے خطبات میں علماء کرام نے ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ حیدرآباد میں مولانا محمد نذر عثمانی‘ مولانا حافظ محمد طاہر‘ مولانا جمیل الرحمن‘ مولانا عبدالمتین‘ مولانا شمس الرحمن‘ مولانا مفتی محمد نعیم‘ بدین میں مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا عبدالخبیر ہزاروی‘ میرپور خاص میں مولانا مفتی منیر احمد‘ مولانا فیض اللہ اور دیگر علماء کرام نے ختم نبوت کانفرنسوں اور اجتماعات سے خطاب کیا۔

سندھ:

ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کانفرنس سے علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی روح ہے‘ جس طرح انسان روح کی حفاظت کے لئے قربانی دیتا ہے ہم اسی طرح ناموس رسالت کے تحفظ کے اپنا تن‘ من‘ دھن مال وزر اپنی زندگی کا تمام سرمایہ لٹا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے اور ختم نبوت کے ڈاکوؤں قادیانی گروہ کو کسی صورت میں ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ مولانا راشد مدنی‘ مولانا مفتی حفیظ الرحمن‘ مولانا محمد طاہر مکی اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ سکھر میں مولانا خلیل احمد بندھانی‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا عبدالمجید‘ مولانا محمد حسین اور دیگر علماء کرام نے ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو اگر اس ملک میں رہنا ہے تو وہ آئین پاکستان اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرنا سیکھیں‘ ورنہ ختم نبوت کے پروانے اپنی جانوں کا نذرانہ تو پیش کر سکتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے‘ گمبٹ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا خان محمد‘ عبدالسمیع شیخ‘ اعجاز شیخ اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ لاڑکانہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اگر

باقی صفحہ 25

مولانا اللہ وسایا

قادیانی، مرزائیوں میں فرق؟

سوال:...... لاہوری اور قادیانی مرزائیوں میں کیا فرق ہے؟ جب لاہوری مرزا غلام احمد کو نبی ہی نہیں مانتے تو ان کی وجہ تکفیر کیا ہے؟ دونوں فرقوں کے درمیان اختلافات کا جائزہ پیش کریں؟

جواب:...... مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دو گروپ ہیں، ایک لاہوری دوسرا قادیانی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور نورالدین کے زمانہ تک یہ ایک تھے۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں نورالدین کے آنجہانی ہونے پر لاہوری گروپ کے چیف گرو محمد علی ایم اے اور اس کے حواریوں کا خیال تھا کہ نورالدین کی جگہ محمد علی کو قادیانی جماعت کی زمام اقتدار سونپ دی جائے گی۔ مگر مرزا قادیانی کے خاندان کے افراد اور مریدوں نے نوعمر مرزا محمود کو مرزا قادیانی کی نام نہاد خلافت کی گدی پر بٹھادیا۔ محمد علی لاہوری اپنے حواریوں سمیت اپنا سامنہ لے کر لاہور آ گئے۔ تب سے مرزا قادیانی کی جماعت کے دو گروپ بن گئے۔ لاہوری وقادیانی، دنیا جانتی ہے کہ یہ لڑائی صرف اور صرف اقتدار کی لڑائی تھی۔ عقائد کا اختلاف نہ تھا۔ اس لئے کہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی اور نورالدین کے زمانہ تک عقائد میں نہ صرف قادیانی گروپ کا ہمنوا تھا بلکہ اب بھی یہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا سمجھتا ہے۔ امام، ماموں من اللہ، مجدد، مہدی، مسیح ظلی و بروزی نبی وغیرہ مرزا کے تمام کفریہ دعاوی کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے عقائد کی ترویج اور توسیع اس کی کتب کی اشاعت کرتے ہیں۔ قادیانیوں نے لاہوریوں کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہ اقتدار نہ ملنے کے باعث علیحدہ ہوئے ہیں۔ تو لاہوریوں نے اپنے دفاع کے لئے اقتدار کی لڑائی کو عقائد کے اختلاف کا چولا پہنادیا۔ لاہوریوں نے کہا کہ ہمیں قادیانیوں سے تین مسائل میں اختلاف ہے:

"۱:...... قادیانی گروپ مرزا کے نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں، ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔

۲:...... قادیانی گروپ مرزا قادیانی کو قرآنی آیت: "مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کا مصداق قرار دیتے ہیں، ہم اس آیت کا مرزا کو مصداق نہیں سمجھتے۔

۳:...... قادیانی گروپ مرزا کو حقیقی نبی قرار دیتا ہے، ہم اسے حقیقی نبی قرار نہیں دیتے۔"

اس پر ان کے درمیان مناظرے ہوئے۔ "مباحثہ راولپنڈی" نامی کتاب میں دونوں کے تحریری مناظروں کی روئیداد شائع شدہ ہے۔ فریقین نے مرزا قادیانی کی کتب کے حوالہ جات دیئے ہیں۔ یہ خود مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کے دعاوی ایسے شیطان کی آنت کی طرح الجھے ہوئے ہیں کہ مرزا کے ماننے والے خود فیصلہ نہیں کرپائے کہ مرزا قادیانی کے کیا دعاوی تھے؟ لیکن یہ اقتدار کی رسہ کشی اور نفس پرستی ہے۔ جب دو گروپ بن گئے۔ ایک گروپ کا چیف مرزا محمود، دوسرے گروپ کا چیف محمد علی لاہوری قرار پائے تو مرزا محمود نوجوان تھا۔ اقتدار اور پیسہ پاس تھا۔ اس نے وہ بے اعتدالیاں کیں کہ مرزا قادیانی کے بعض پکے مرید کانوں کو ہاتھ لگانے لگے۔ مرزا محمود کی جنسی بے راہ روی اور رنگینیاں اور سنگینیاں اس داستان نے قادیان سے لاہور تک کا سفر کیا۔ تو لاہوری گروپ نے تاریخ محمودیت، ربوہ کا پوپ، ربوہ کا مذہبی آمر، کمالات محمودیہ ایسی دسیوں کتابیں لکھ کر مرزا محمود کی بدکرداریوں کو الم نشرح کیا۔ مرزا محمود نے جواب آں غزل کے طور پر لاہوریوں کو وہ بے نقط سنائیں کہ الامان والحفیظ۔ ذیل میں حوالے ملاحظہ ہوں:

"فاروق" جناب خلیفہ قادیان کے ایک خاص مرید کا اخبار ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کئی مرتبہ اس کی خدمات کے پیش نظر اس کی توسیع اشاعت کی تحریک فرماچکے ہیں۔ سوقیانہ تحریریں شائع کرنے اور گالیاں دینے کے لحاظ سے اس اخبار کو قادیانی پریس میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس کی ۲۸/ فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہمارے خلاف چند مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں بے شمار گالیاں دی گئی ہیں۔ جن میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں:

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۱/ مارچ ۱۹۳۵ء)

(۱) لاہوری اصحاب الفیل، (۲) اہل پیغام کی یہودیانہ قلابازیاں، (۳) ظلمت کے فرزند اور زہریلے سانپ، (۴) لاہوری اصحاب الاخدود، (۵) خباثت اور شرارت اور رزالت کا مظاہرہ، (۶) دشمنان سلسلہ کی بھڑکی ہوئی آگ میں یہ پیغامی لاہوری فریق عباد الدنیا

وقو دالنار بن گئے، (۷) نہایت ہی کمینہ سے کمینہ اور رزیل سے رزیل فطرت والا اور احمق سے احمق انسان، (۸) اصحاب اخدود پیامی، (۹) دو غلے اور پے دروں نیچے بروں عقائد، (۱۰) بدلگام پیغامیو، (۱۱) حرکات دنیہ اور افعال شنیعہ، (۱۲) محسن کشانہ اور غدارانہ اور نمک حرامانہ حرکات، (۱۳) دور خے سانپ کی کھوپڑی کچلنے، (۱۴) تم نے اپنے فریب کارانہ پوسٹر میں...... تک انگیخت اور اشتعال کا زور لگایا، (۱۵) فوراً کپڑے پھاڑ کر بالکل عریانی پر کمر باندھ لی، (۱۶) ایسی کھجلی اٹھی تھی، (۱۷) رزیل اور احمقانہ فعل، (۱۸) کبوتر نما جانور، (۱۹) احمد یہ بلڈنگ (لاہوری جماعت کے مرکز) کے؟ کرک، (۲۰) اے سڑے بجترے بڈھے کھوسٹ، (۲۱) اے بدلگام تہذیب ومتانت کے اجارہ دار پیامیو (فریق لاہور)، (۲۲) برخوردار پیامیو، (۲۳) جیسا منہ ویسی چپیڑ، (۲۴) کوئی آلو، ترکاری یا لہسن پیاز بیچنے بونے والا نہیں، (۲۵) جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھیگی بلی بن کر، (۲۶) لہسن پیاز اور گوبھی ترکاری کا بھاؤ معلوم ہو جاتا، (۲۷) آخرت کی لعنت کا سیاہ داغ ماتھے پر لگے، (۲۸) اگر شرم ہوتو وہیں...... چلو بھر پانی لے کر ڈبکی لگالو، (۲۹) یہ کس قدر رذالت اور خباثت اور کمینگی، (۳۰) علی بابا اور چالیس چور بھی اپنی مٹھی بھر جماعت لے کر بلوں میں سے نکل آئے ہیں، (۳۱) بھلا کوئی ان پیامی ایروں غیروں سے اتنا تو پوچھے، (۳۲) سادہ لوح پیامی نادان دشمن، (۳۳) پیامیو عقل کے ناخن لو، (۳۴) نامعقول ترین اور مجہول ترین تجویز، (۳۵) سادہ لوح اور احمق، (۳۶) اے سادہ لوح یا ابلہ فریب امیر پیغام، (۳۷) پیغام بلڈنگ کے ازبائی نوزو، (۳۸) احمق اور عقل وشرافت سے عاری اور خالی، (۳۹) اہل پیغام (لاہوری فریق) نے جس عیاری اور مکاری اور فریب کاری سے اپنے دجل بھرے پوسٹروں میں، (۴۰) چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ، (۴۱) اہل پیغام کے دو تازہ گندے پوسٹر۔ (منقول از اخبار ''فاروق'' قادیان پیامی نمبر مورخہ ۲۸/ فروری ۱۹۳۵ء)

لاہوری مرزائی بھی قادیانیوں کو گالیاں دینے میں کم نہ تھے۔ ملاحظہ ہو:

''مولوی محمد علی صاحب (لاہوری) کا خطبہ جمعہ ۱۹/ اکتوبر ۱۹۳۵ء ہمارے سامنے ہے۔ یہ خطبہ بھی حسب معمولی جماعت احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف الزامات اور گالیوں سے پر ہے۔ جناب مولوی صاحب کی گالیوں کی شکایت کہاں تک کی جائے ان کا جوش غیض وغضب ٹھنڈا ہونے میں ہی نہیں آتا۔ ہم ان کی گالیاں سنتے سنتے تھک گئے ہیں مگر وہ گالیاں دیتے دیتے نہیں تھکے۔ ہر خطبہ گزشتہ خطبہ سے زیادہ تلخ اور طعن آمیز ہوتا ہے، بدگوئی اور بدزبانی اب جناب مولوی صاحب کی عادت ثانیہ بن چکی ہے، کوئی بات طعن وتشنیع اور گالی گلوچ کی آمیزش کے سوا کر ہی نہیں سکتے۔'' (مضمون مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان ج ۲۳ نمبر ۳ ۷ ۱ ص ۳ مورخہ ۲۲/ نومبر ۱۹۳۵ء)

لیکن گالی گلوچ کی بوچھاڑ تو دونوں جماعتوں کی عادت ہے، کبھی ایک سبقت لے جاتی ہے کبھی دوسری۔ اس فن کی بنیاد خود مرزا قادیانی صاحب کی کتابوں میں رکھی گئی ہے۔ پس اتباع لازم ہے۔ مرزا محمود نے محمد علی کی گالیوں کی شکایت کی، اب محمد علی کی مرزا محمود کے متعلق شکایت بھی ملاحظہ ہو:

''خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ کے اندر ہمیں دوزخ کی چلتی پھرتی آگ، دنیا کی بدترین قوم اور سنڈاس پر پڑے ہوئے چھلکے کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر ہی سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔'' (مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار ''پیغام صلح'' لاہور جلد ۲۲ نمبر ۳۳ ص ۷ مورخہ ۳/ جون ۱۹۳۴ء)

مسلمانوں نے (لاہوری وقادیانی) دونوں کی اس باہمی چیخ پخ کو ایک سکہ کے دورخ قرار دیا۔ ایک گرو کے دو چیلوں کی اخلاق باختگی کو مرزا قادیانی کی روحانی تربیت کا نتیجہ قرار دیا۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کسی نے پوچھا کہ لاہوریوں وقادیانیوں میں کیا فرق ہے؟ آپؒ نے فی البدیہہ فرمایا: ہر ہر دو لعنت، خنزیر خنزیر ہوتا ہے، چاہے گورے رنگ کا ہو یا کالے رنگ کا۔ کفر کفر ہے، چاہے لاہوری ہو یا قادیانی۔ لاہوریوں کا مرکز لاہور میں ہے۔ قادیانیوں کا مرکز پاکستان بننے کے بعد چناب نگر (ربوہ) اور اب ان کا مرکز بہشتی مقبرہ سمیت لندن کو سدھار گیا ہے۔ تمام علماء اسلام نے دونوں گروپوں کے کفر کا فتویٰ دیا، قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ تک سب نے دونوں کو کافر وغیر مسلم گردانا۔

لاہوری گروپ کیوں کافر؟

لاہوری گروپ مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مانتا ہے، مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:

۱:...... ''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

۲:...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ص ۱۲۷ ج ۱۰)

۳:...... ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۵ حاشیہ خزائن ص ۶۸ ج ۲۱)

۴:...... ''نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

۵:...... ''اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے اور ایک وہ (مرزا) بھی ہوا، جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

۶:...... ''ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں، میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔

پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔" (الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۸ء ملفوظات ص ۱۲۷ ج ۱۰)

ان حوالہ جات میں مرزا قادیانی کا صراحت کے ساتھ نبوت کا دعویٰ موجود ہے، اور پہلے نبیوں (سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک) کی طرح نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ اب نبی کے لئے معجزہ چاہئے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو اللہ تعالیٰ نے معجزہ نہ دیا ہو، مرزا قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے لئے معجزہ چاہئے، چنانچہ وہ اپنے معجزات کے متعلق خود لکھتا ہے:

۷:......"اگر میں مرزا صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔" (تحفۃ الندوہ ص ۹، روحانی خزائن ص ۹۷ ج ۱۹)

۸:......"مگر میں تو اس سے بڑھ کر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزارہا معجزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں۔" (تحفۃ الندوہ ص ۱۲، روحانی خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۹)

۹:......"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷، خزائن ص ۵۷۵ ج ۲۲)

دیکھئے نبی کے لئے وحی نبوت بھی ہونی چاہئے مرزا صاحب اس کے متعلق لکھتا ہے:

۱۰:......"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱، خزائن ص ۴۰۷ ج ۲۲)

ان حوالہ جات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور یہ امر طے شدہ ہے کہ: "دعویٰ النبوۃ بعد نبینا کفر بالا جماع۔" (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۲۰۲ مصری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالا جماع کافر ہے۔ اس کافر کو جو لوگ اپنا، امام، مجدد، مامور من اللہ، مہدی، مسیح، ظلی نبی تسلیم کریں وہ بھی کافر ہیں، حتیٰ کہ مدعی نبوت کو جو لوگ مسلمان سمجھیں بلکہ جو اسے کافر نہ سمجھیں وہ بھی کافر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماً نے اپنے فتاویٰ میں، عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں، اور اسمبلی نے اپنے قانون میں، قادیانیوں کی طرح لاہوری گروپ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔

طیبہ میں برستی ہے گھٹا اور طرح کی

سید سلمان گیلانی

چلتی ہے مدینے میں ہوا اور طرح کی
گل اور طرح کے ہیں صبا اور طرح کی

تیزی سے پھلیں کیوں نہ نہال لان مدینہ
ہوتی ہے یہاں نشوونما اور طرح کی

ہر آن یہاں رہتا ہے ایماں تر و تازہ
پاتی ہے یہاں روح غذا اور طرح کی

شاداب جو رکھتی ہے سدا دل کے چمن کو
طیبہ میں برستی ہے گھٹا اور طرح کی

رکھے اگر کوئی یہاں دوش دل و جاں
ہر صبح خبر لائے صبا اور طرح کی

ہر حرف کو تو پائے گا آغوش اثر میں
ہوتی ہے یہاں طرز دعا اور طرح کی

دو نفل پہ اک عمرہ کا ملتا ہے یہاں اجر
دیکھی ہے مساجد میں قبا اور طرح کی

سر دینے کی ہمت ہے تو آ ورنہ پلٹ جا
زاہد ہے رہ عشق ذرا اور طرح کی

کہنے کو تو یوں لاکھوں وفادار ہیں سلمان
صدیقؓ و عمرؓ کی ہے وفا اور طرح کی

پروفیسر عبدالماجد انصاری

رسول عربی ﷺ بحیثیت معلمِ اخلاق

دنیا میں انسانیت کی اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے انسانوں میں کردار کی اعلیٰ صفات کی ضرورت اور اچھے اخلاق کی تخلیق کی افادیت اور اہمیت ناقابل تردید حقیقت ہے۔ چنانچہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو تباہی اور گمراہی سے بچانے کے لئے ایسی عظیم ہستیاں پیدا کیں جنہوں نے اپنے گفتار اور کردار سے انسانوں کو زندگی کے اعلیٰ نظریات کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ ان اخلاقی اصولوں پر خود عمل پیرا ہو کر انسانوں کو سیدھے راستے پر چلنا سکھا دیا۔

ہر دور میں دنیا کی رہبری اور ہدایت کے لئے رسولوں اور نبیوں کی عظیم اور برگزیدہ ہستیاں خدائے برتر نے مبعوث فرمائیں۔ رشد و ہدایت کی آخری کڑی نبی معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے جو رہتی دنیا تک کل عالم انسانیت کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں ہدایت کا ایک مکمل اور ابدی سرچشمہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق عالیہ کے ذریعہ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا۔ جو دین آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس کی اساس اور بنیاد ہی اخلاق کو قرار دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن خلق ہی کی تشریح و توضیح ہے۔ اسلام دین فطرت ہے' دین حکمت و بصیرت ہے اور دین علم و عمل ہے۔ تاریخ عالم اس بات پر شاہد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے کامل ترین انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر سے جدا ہو کر نہ ہم صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہیں اور نہ ہی منزل مقصود کو پا سکتے ہیں۔

قرآن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو رسالت و بشریت کا امتزاج' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار و گفتار کو خلق عظیم' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو حکمت و بصیرت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو اسوۂ حسنہ سے تعبیر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کسی ایک قوم' کسی ایک ملک' کسی ایک نسل' یا کسی ایک زمانے کے لئے مخصوص نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسا جامع اور مکمل ضابطہ حیات دے کر بھیجا تھا جو تمام انسانوں کی رہنمائی کے لئے تھا۔ اس پیغام کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ انسان صرف خدا کی اطاعت و بندگی کرے جو اس کا خالق و مالک ہے اس کے سوا کسی کی محکومیت اور غلامی قبول نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واضح کر دیا کہ انسان اس دنیا میں جس صلاحیت' دولت' طاقت اور اقتدار کا مالک بنا ہے وہ اس کی اپنی ملکیت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے جس کو وہ صرف اپنی مرضی کے مطابق ہی استعمال کر سکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل کے ذریعے نہ صرف یہ کہ انفرادی زندگی کے طور طریقے سکھائے بلکہ اجتماعی زندگی گزارنے کے آداب بھی بتائے۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کا ہر لمحہ تاریخ ساز فیصلوں سے عبارت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فیصلہ انسانیت کی بھلائی کا ضامن اور اس کے عروج کی دلیل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروقت برمحل اور صحیح فیصلوں نے انسانی معاشرے کی تشکیل و تکمیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے جس کی مثال روئے زمین پر نہیں ملتی۔

قرآنی تعلیمات اور نظام اسلام کے نفاذ کے لئے کتاب و سنت لازم و ملزوم ہیں۔ قرآن کے قانون اور مفاہیم کو سمجھنے کے لئے حیات طیبہ اور احادیث کے مطالعے کی اہمیت اور افادیت سے انکار کفر ہے۔ آج ہم حقوق انسانی کے حصول کے لئے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کے ارشادات پر غور کریں تو یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ امن و سلامتی صلح و آشتی کے قیام کے سلسلے میں اس سے بڑھ کر کوئی اور منشور انسانیت نہیں ہے۔ آج بھی تمام عالم انسانیت کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ' دنیا میں انسانی محبت' عالمگیر برادری' امن عالم کے استحکام اور انسانی

اقدار کی نشاۃ ثانیہ اور انسانیت کی بقاء اور تمدنی ارتقاء کے لئے ابدی سرچشمہ ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی وہ واحد عظیم ترین شخصیت ہیں جس کا برملا اعتراف کئے بغیر دشمن اور بیگانہ بھی نہیں رہ سکتے ہیں:

ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

زندگی کے ہر شعبے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ قرآن حکیم کی عملی تفسیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات کے بارے میں فرمایا:

"میں اخلاق حسنہ کی تشکیل اور تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سادگی کا مرقع اور قرآن پاک کی تعلیم کا عملی نمونہ تھی۔ نظام کائنات اور تخلیق انسانی کا یہی تقاضا ہے کہ انسان انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر گوشے اور ہر شعبے میں خالق کائنات کے مقاصد تخلیق کا پیکر ہو اور اس کی متمدن اور بااخلاق زندگی دوسرے انسانوں کے لئے مایہ رحمت ثابت ہو لیکن تمدن کی برکات اور اس کے نتائج اور ثمرات اس وقت تک بنی نوع انسان پر سایہ فگن نہیں ہو سکتیں جب تک کہ تمدن کو حسن اخلاق کے صحیح خطوط پر استوار نہ کیا جائے۔ قوانین عالم اور دساتیر عالم اخلاقیات کی معراج پر پہنچ کر ہی ابر رحمت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس قدر ہادیان عالم کائنات انسانی میں آئے وہ تمام معلمین اخلاق تھے۔ ان کی دعوت کے ہر پہلو میں محاسن اخلاق کا کوئی نہ کوئی درس ضرور ہوا کرتا تھا۔ پوری کائنات کے لئے دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کرنا معلم اخلاق کے لئے ہی مقرر ہو چکا تھا۔ اسی بنا پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت نبوت کے بعد پورے عالم انسانیت کو پیغام سنایا۔

اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ زندہ معجزہ حسن اخلاق عطا فرمایا گیا جس کی بنا پر چلتے پھرتے مردوں میں جان آ گئی، حسن اخلاق چونکہ انسانی شمائل و محاسن کا سرچشمہ ہے لہٰذا جس قوم کے اخلاق بلند ہوں گے اس کی دینی و دنیاوی ترقی دوسری اقوام عالم سے بدرجہا بڑھ جائے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم اور گمراہ قوموں کے لئے بددعا نہیں کی بلکہ انسان نما درندوں اور وحشیوں کو زیور تہذیب سے آراستہ کیا نہیں بلکہ دنیا کی بہترین قوم بنا دیا۔ سید المرسلین، رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق تلوار اٹھانے والوں سے نہ صرف یہ کہ انتقام نہیں لیا بلکہ کبھی اپنی زبان پر حرف شکایت بھی نہ لائے اور کبھی بددعا کے لئے ہاتھ بھی نہ اٹھائے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے حق میں بددعا فرمائیں تاکہ ان کے وجود بد سے دنیا میں مزید گمراہیاں نہ پھیل سکیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں بددعا کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں۔"

اخلاق نبوی ﷺ پر قرآن مجید کی گواہی:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اخلاقی پہلو اپنے بلیغ انداز میں بیان فرمائے ہیں:

(۱) "البتہ آپ عظیم خلق (بڑے پسندیدہ اخلاق) کے مالک ہیں۔" (سورۃ القلم)

(۲) "لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے، تمہاری بھلائی کے لئے بہت خواہشمند ہیں اور ایمان لانے والوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔" (سورۃ توبہ)

(۳) "اے محمد! اللہ کی رحمت یہ ہے کہ آپ کی افتاد طبع (ان لوگوں کے لئے) نرم واقع ہوئی ہے اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے، پس ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے مغفرت مانگئے اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کیجئے۔" (سورۃ آل عمران)

(۴) عرب کے بدو اور گنوار لوگ بات چیت کے عام آداب سے واقف نہ تھے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے باتیں کرتے اور وقت بے وقت آپ کو پکار کر حجرے سے باہر بلا لیتے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت سے مکدر ہوتی تھی لیکن اپنے حسن خلق کی وجہ سے لوگوں سے کچھ نہ کہتے، اس حال پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی کہ: لوگ اپنی آواز رسول خدا کی آواز سے اونچی نہ کیا کریں اور حجرے کے باہر سے پکار کر بلانے کے بجائے آپ کے خود بخود باہر آنے کا انتظار کرلیا کریں۔" (سورۃ الحجرات)

(۵) "اور اے محمد! ہم نے آپ کو جملہ جہانوں اور عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (سورۃ الانبیاء)

(۶) "البتہ تمہارے لئے رسول خدا کے اخلاق و اطوار میں نہایت اچھا نمونہ ہے۔" (سورۃ احزاب)

اخلاق نبوی ﷺ سے متعلق احادیث مبارکہ:

(۱)..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے حق میں بددعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں لعنت کے لئے نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" (صحیح مسلم)

(۲)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں صرف اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ بہترین اور پسندیدہ اخلاق کو پورا کروں۔'' (سنن بیہقی)

(۳)...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو مکہ روانہ کیا کہ پیغمبر علیہ السلام کے اخلاق سے مجھے مطلع کرنا' انہوں نے واپس آ کر یہ الفاظ ادا کئے: ''میں نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں۔'' (صحیح مسلم)

(۴)...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ تو آپؓ نے جواباً فرمایا: ''تمام قرآن آپ کا خلق (مبارک) ہے۔''

(۵)...... اہل مکہ کی ایذاء رسانیوں کی جب انتہا ہوگئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ طائف کا خطہ بہت سرسبز و شاداب ہے وہاں کے لوگوں کے دلوں میں بھی ایسی ہی تازگی ہوگی اور اس پیغام ہدایت کو جو انسانیت کی بہتری کے لئے لایا ہوں بخوشی قبول کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف روانہ ہوگئے وہاں پہنچ کر خلاف امید اہل طائف کو سخت اذیت کوش پایا۔ ایک غریب الوطن کے ساتھ یہ برتاؤ کہ قدم مبارک پتھروں کے ضرب سے لہولہان ہوگئے' راہ چلنا دشوار ہوگیا' اس وقت حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے ہیں کہ: ''حکم ہو تو اہل طائف پر یہ پہاڑ جس کے دامن میں یہ بستے ہیں الٹ دیا جائے۔'' ارشاد ہوتا ہے: نہیں! شاید ان کی نسل میں کوئی اللہ کا ماننے والا پیدا ہو جائے۔'' (سیرت ابن ہشام)

(۶)...... حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اف تک نہ کہا اور کبھی یہ نہ کہا کہ تم نے فلاں کام کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں بہترین خلق کے مالک تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۷)...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو برا بھلا نہیں کہا کرتے تھے' برائی کے بدلے برائی نہ کرتے بلکہ درگزر سے کام لیتے۔'' (بخاری' مسلم اور ترمذی)

(۸)...... مکہ فتح ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قصورواروں کو معاف فرمایا۔ حالانکہ چاہتے تو ایک ایک ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔'' (طبقات ابن سعد)

(۹)...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مدینے میں ایک یہودی عالم تھا' رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ درہم قرض لے رکھے تھے' یہودی نے قرض کی ادائیگی کا تقاضا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں کہ میں تیرا قرض چکا سکوں' یہودی نے کہا کہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا قرض ادا نہ کردیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز ادا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ساتھی جو وہاں جمع ہوگئے تھے انہوں نے یہودی کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: ''اللہ نے مجھے منع کر رکھا ہے کہ میں عہد والے شخص پر یا کسی اور پر ظلم کروں'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر وہیں بیٹھے رہے۔ صبح ہوئی تو یہودی نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں' یارسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس لئے سختی کی تاکہ یہ دیکھوں کہ تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعریف و توصیف بیان ہوئی ہے آپ صلی اس پر پورا اترتے ہیں یا نہیں؟ اور وہ صفت کہ اللہ کا آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ ہے۔ وہ بدزبان ہے نہ سخت دل' بازاروں میں چلا چلا کر بولنے والا ہے اور نہ بے ہودہ گو' اب میں گواہی دیتا ہوں کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ مال حاضر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کریں۔ (سنن بیہقی)

(۱۰)...... عبداللہ بن ابی منافقین کا سردار تھا' اس کی منافقت نے بارہا نازک مواقع پر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی ایذائیں دیں' اس کے باوجود جب وہ فوت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی کیونکہ بظاہر وہ مسلمانوں کے زمرے میں تھا' اس واقعہ کے بعد وحی نازل ہوئی کہ اللہ منافقین کی بخشش نہیں کرے گا۔ (صحیح بخاری)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ حسن اخلاق سے عالم کو نوازا جاسکے اور صرف عرب ہی نہیں بلکہ پورے عالم میں انسانیت کی روح کو پھونکا جاسکے اور یہ محاسن اخلاق کا وہ عملی مظاہرہ ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات مقدسہ ہی اس حقیقت کا مظہر ہے۔

باقی صفحہ 24 پر

تحریر: قاضی احسان احمد، اسلام آباد

قادیانی اپنے انجام تک کیسے پہنچے؟

تمام تعریفیں اس ذات بابرکت کے لئے ہیں جس نے اپنی لطیف قدرت اور بدیع صنعت سے اشیاء کو وجود بخشا اور ان کے اختراع کو بخوبی انجام دیا۔ موجودات کو بغیر مثال کے پیدا کیا اور اس کی تخلیق میں کوئی شریک نہ ہوا۔

مختلف القسم کے افراد میں الفت اور جمعیت پیدا کی تا کہ اس کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے اور اس کے انبیاء و رسل علیہم السلام کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے۔

اللہ رب العزت کی بے شمار مخلوقات میں سے ایک اہم ترین مخلوق انسان ہے، جب اللہ رب العزت نے اس دنیا کو وجود بخشا تو اس انسان کو اپنا مقرب خاص بنانے اور اس کی رشد و ہدایت کے لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا تا کہ تمام انسانیت فلاح دارین حاصل کر سکے۔

چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کا آغاز سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوا اور اس کی انتہا حضور نبی کریم سید الاولین والآخرین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اشیاء اپنے اضداد سے جانی اور پہچانی جاتی ہیں، نور کا تب پتہ چلتا ہے جب تاریکی آتی ہے، ہدایت کا تب علم ہوتا ہے جب گمراہی آتی ہے، اچھے کا تب علم ہوتا ہے جب برا سامنے آتا ہے، غرضیکہ ہر چیز کی قدر اس وقت معلوم ہوتی ہے جب اس کی ضد سامنے آتی ہے، اسی طرح اسلام کی قدر و منزلت اس وقت معلوم ہوتی ہے جب اس کی ضد کفر و ضلالت پر نظر پڑتی ہے۔

اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اپنی امت کی رہنمائی فرمائی آخر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی ہدایت کا وہ سامان پیدا کیا جو رہتی دنیا تک کے لئے کافی و وافی ہو گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ مجھے باقی تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ میرے اوپر بند کر دیا گیا ہے، اب اس سلسلہ میں نہ تو کوئی اور کسی حیثیت سے داخل ہو سکتا ہے اور جو اللہ کے حکم سے داخل ہو گئے ہیں ان کو کوئی بھی کسی طرح سے اس سلسلہ سے خارج نہیں کر سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے:

"میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا اختتام ہوا اور اب تا قیام قیامت کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہو گا۔

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور نبوت کے آخری ایام میں اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت فیروز دیلمی نے اس کو واصل جہنم کر دیا، مسیلمہ کذاب، طلحہ، سجاح نامی عورت و دیگر جھوٹے مدعیان نبوت آئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں نے اس کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

یمامہ کے میدان میں ۱۲۰۰ صحابہ کرام کا جام شہادت پینا یہ رہتی دنیا کے لئے سبق تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد اگر کوئی بھی مدعی نبوت ہو گا تو اپنی جان کا نظرانہ پیش کر کے اس کا خاتمہ کیا جائے گا۔

چنانچہ کفر و اسلام، نور و تاریکی، ہدایت و گمراہی کی اس آمیزش کا بازار استبداد آفرینش کی طرح گرم رہا اور یہ سلسلہ چلتے چلتے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت تک آ پہنچا۔

ایک طرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ہے تو دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت۔

مرزا غلام احمد قادیانی ابتدائی طور پر ایک مذہبی رہنما کی شکل میں نمودار ہوا مگر آہستہ آہستہ وہ اپنی اس شکل میں آ گیا جس کے لئے انگریز نے اس کا انتخاب کیا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اپنے اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کے لئے ہر وہ جائز و ناجائز طریقہ اختیار کیا جو ایک جھوٹا شخص اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے اختیار کر سکتا ہے۔

۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی جہنم واصل ہو گیا لیکن قادیانیت اور مرزائیت اپنے پر پرزے

نکال چکی تھی کہ ایک لمبا عرصہ ان کے خلاف انتھک محنت کرنی پڑی' چنانچہ زندگی کا ہر طبقہ قادیانیت کے خلاف ہوگیا علماء لدھیانہ نے سب سے پہلے قادیانیت کے کفر کا فتویٰ دیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔

مرزائیت کی تردید کے لئے مجلس احرار اسلام نے بہت نمایاں کردار ادا کیا' اس میں کام کرنے والے تمام حضرات نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں زندانوں کی اوٹ میں نغمہ ہائے تحفظ ختم نبوت گاتے رہے' ایک عرصہ گزرنے کے بعد سیاست سے بالاتر ہوکر محض تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے کام کرنے والی خالص ہی مذہبی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے وجود میں آئی' جس کے پہلے امیر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔

امیر شریعت کو اللہ رب العزت نے وہ بے پناہ صلاحیتیں دی ہوئی تھی کہ جن کا شمار کرنا مشکل ہے یہ اپنی ذات کے اندر خود ایک جماعت کی حیثیت رکھتے تھے ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت چلی مگر حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے ہر وہ حربہ استعمال کیا جو کوئی بھی حکومت وقت اپنی کرسی کو بچانے کے لئے کیا کرتی ہے چنانچہ دس ہزار مسلمانوں نے تحفظ ناموس رسالتؐ پر جام شہادت نوش کیا' ۲ لاکھ کے قریب مسلمان قیدی بنائے گئے۔ غور فرمائیے ایک طرف حضورؐ کی ناموس کے محافظ' دوسری طرف انگریز کے کاسہ لیس ایک طرف ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگا کر جیل میں جانے والے اور دوسری طرف وہ ناپاک ہاتھ جو محافظ ختم نبوت کو ختم نبوت زندہ باد سے نعرہ پر جیل لے جانے والے ایک طرف سیدنا صدیق اکبرؓ کی سنت کو زندہ کرنے والے اور دوسری طرف مسیلمہ کذاب کی پارٹی میں شامل ہونے والے ایک طرف سیدنا حبیب ابن زیدؓ کی طرح مسیلمہ کذاب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے اور دوسری طرف مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کو بچانے والوں کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بچانے والے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں عجیب و غریب واقعات رونما ہوئے زندگی کا کوئی طبقہ' کوئی گروہ' کوئی فرد شاید ایسا ہو جس نے اس تحریک میں شمولیت اپنے لئے باعث فخر نہ سمجھی ہو' چنانچہ ظالم حکمرانوں کی ظلم و بربریت سے بھری ہوئی اس ایک کوشش نے بظاہر تحریک کو گولی کے زور پر ٹھنڈا کر دیا مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ جو آگ لگادی گئی ہے ایک دن بھڑ بھڑ کے گی' کہتے ہیں کہ اس تحریک کے بعد کسی نے شاہ جیؒ سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا دس ہزار مسلمان شہید کروادیئے کوئی فائدہ نہ ہوا تو شاہ صاحبؒ نے جواباً فرمایا:

مانا کہ اس زمین کو نہ گلزار کرسکے
کچھ خار تو کم کرگئے گزرے جدھر سے ہم
بڑھ گئے کچھ اندھیرے تو کیا ہوا
مایوس تو نہیں ہیں طلوع سحر سے ہم

قادیانیت کے خلاف بھرپور انداز سے کام چلتا رہا' یہاں تک کہ وہ دن آیا کہ ۲۲/مئی ۱۹۷۴ء کا دن تھا جب ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ شمالی علاقہ جات کی سیر کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعہ پشاور جارہے تھے۔ گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی چنانچہ گاڑی فیصل آباد چنیوٹ سے ہوتی ہوئی ربوہ (موجودہ چناب نگر) اسٹیشن پر رکی تو قادیانی لڑکوں نے گاڑی کے اندر مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا لٹریچر تقسیم کرنا شروع کیا اور مرزائیت زندہ باد کے نعرے لگائے تو مسلمان طلبہ کی غیرت ایمانی کے تقاضے کے مطابق انہوں نے بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے' یہ وہ وقت تھا جب ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے اندر مرزائیوں کا طوطی بولتا تھا' مرزائیت کے قصر خلافت میں ایک طوفان برپا ہوگیا بڑے بڑے پوپ سر جوڑ کر بیٹھ گئے جب طلبہ واپس آرہے تھے ربوہ اسٹیشن سے پہلے اسٹیشن پر گاڑی کی اس بوگی کو نشان زدہ کر دیا گیا جس میں طلبہ سوار تھے۔ چنانچہ جس وقت گاڑی ربوہ کے پلیٹ فارم پر آئی تو قادیانیوں نے ایک منظم پروگرام کے تحت گاڑی کے اندر گھس کر طلبہ کو مارا پیٹا یہاں تک کہ طلبہ خون میں لت پت ہوگئے کافی دیر تک یہ سلسلہ چلتا رہا' آخر کار گاڑی مظلوم مسلمان نوجوانوں کو لے کر فیصل آباد کی طرف روانہ ہوئی' اس واقعہ کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا تاج محمودؒ کو فیصل آباد مل چکی تھی تو حضرتؒ نے ہنگامی طور پر تمام انتظامات کئے اور فیصل آباد ریلوے اسٹیشن کی دیوار پر کھڑے ہوکر وہ ایمان افروز بیان کیا اور فرمایا:

''میرے بیٹو! تمہارے جسم سے بہنے والے مقدس خون کی قسم میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے جسم سے بہنے والے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب لیا جائے گا اور قادیانی ظالمان اپنے انجام کو پہنچیں گے''۔

طلبہ کے لئے ایئر کنڈیشنڈ بوگی مختص کروادی گئی' گاڑی ان طلبہ کو لے کر فیصل آباد سے روانہ ہوئی اور گوجرہ ٹوبہ ٹیک سنگھ خانیوال سے ہوتی ہوئی ملتان پہنچی جہاں گاڑی رکتی وہاں پر مسلمانوں کا بڑا اجتماع ان کا استقبال کرتا اور ان کو داد شجاعت دیتا۔ اخباری نمائندوں نے آئندہ کا لائحہ عمل معلوم کیا۔ مولاناؒ نے شام کو الخیام ہوٹل میں پریس کانفرنس رکھی مولاناؒ نے

تحریک کے قائد حضرت بنوریؒ کے حکم پر تحریک کا اعلان کیا‘ پورے ملک میں جلسے‘ جلوس شروع ہوگئے۔ حضرت بنوریؒ نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود پورے ملک کا ہنگامی دورہ کیا اور پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف لوگوں کے دل و دماغ میں جوش بھر دیا۔ بطل حریت آغا شورش کاشمیریؒ کی تحریک پر حضرت بنوریؒ کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کنوینر مقرر کیا گیا اور مستقل انتخاب کے لئے ۱۶/ جون ۱۹۷۴ء کو فیصل آباد میں ملک بھر کے جید علماء‘ مشائخ جمع ہوئے جس میں حضرت بنوریؒ کو مجلس عمل کا امیر منتخب کیا گیا۔ اس وقت مجلس عاملہ میں حسب ذیل حضرات کو نمائندگی حاصل تھی جس کی تفصیل مع حوالہ مرگ مرزائیت مؤلفہ جناب طاہر رزاق کچھ یوں ہے:

مجلس تحفظ ختم نبوت: مولانا محمد یوسف بنوریؒ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم‘ مولانا تاج محمودؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ سردار میر عالم لغاری۔

جمعیت علماء اسلام: مولانا مفتی محمودؒ مولانا عبدالحق‘ مولانا عبیداللہ انور‘ مولانا محمد زمان اچکزئی‘ مولانا محمد اجمل خان‘ مولانا محمد ابراہیم۔

جمعیت علماء پاکستان: مولانا شاہ احمد نورانی‘ مولانا عبدالستار خان نیازی‘ مولانا فضل رسول‘ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری‘ مولانا محمود علی قصوری‘ مولانا غلام علی اکاڑوی۔

جمعیت اہل حدیث: میاں فضل حق‘ مولانا عبدالقادر روپڑی‘ مولانا اسحاق چیمہ‘ شیخ محمد اشرف‘ مولانا محمد صدیق اور مولانا محمد شریف اشرف۔

تبلیغی جماعت: حضرت مولانا مفتی زین العابدین۔

اہل تشیع: مظفر علی شمسی۔

مسلم لیگ: میر اعجاز احمد‘ چوہدری صفدر علی رضوی‘ چوہدری ظہور الٰہی‘ سید اصغر علی شاہ۔

پاکستان جمہوری پارٹی: جناب نوابزادہ نصر اللہ خان‘ رانا ظفر اللہ خان۔

مجلس احرار: مولانا عبیداللہ احرار‘ مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری‘ چوہدری ثناء اللہ بھٹہ‘ ملک عبدالغفور انوری۔

اشاعت التوحید: مولانا غلام اللہ خان‘ مولانا عنایت اللہ شاہ‘ مولانا غلام علی اوکاڑوی‘ سید محمود شاہ گجراتی۔

جماعت اہلسنت کی طرف سے اتحاد العلماء: مولانا مفتی صباح الدین کاکاخیل‘ مولانا محمد چراغ‘ مولانا گلزار احمد مظاہری۔

اسی طرح مولانا سید نور الحسن بخاری‘ مولانا عبدالستار تونسوی‘ تنظیم اہلسنت کی طرف سے اور مولانا سید محمود رضوی‘ مولانا خلیل اور قادری حزب الاحناف کی طرف سے اور قادیانی محاسبہ کمیٹی میں آغا شورش کاشمیریؒ علامہ احسان الٰہی ظہیر۔

نیشنل عوامی پارٹی: ارباب سکندر خان امیرزادہ۔

جماعت اسلامی: پروفیسر غفور احمد‘ چوہدری غلام جیلانی‘ میاں طفیل محمد‘ قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر: مولانا ظفر احمد انصاری اور اہم شخصیات مولانا مفتی محمد شفیع‘ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب:

صدر: مولانا محمد یوسف بنوریؒ

ناظم اعلیٰ: مولانا محمد شریف جالندھریؒ

نائب صدر: مولانا عبدالستار خان نیازی‘ مظفر علی شمسی‘ مولانا عبدالواحد‘ نوابزادہ نصر اللہ خان۔

نائب ناظم: مولانا محمود احمد رضوی

خازن: میاں فضل حق

ملک پاکستان کے غیور عوام کے مذہبی جذبات کو دیکھتے ہوئے اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے ان کی والہانہ محبت کے اظہار کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے سانحہ ربوہ (موجودہ چناب نگر) کی تحقیقات کا حکم دیا۔ اس وقت کے چیف جسٹس آف پاکستان سردار محمد اقبال نے جسٹس کے ایم ہمدانی کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا‘ جسٹس کے ایم ہمدانی نے ربوہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ مرزا ناصر نے جو اس وقت مرزائی جماعت کا خلیفہ تھا نے جسٹس ہمدانی کو کھانے پر بلایا جس کا انہوں نے انکار کردیا اور پھر خود ملنے کے لئے وقت مانگا‘ لیکن جسٹس ہمدانی نے ملاقات سے بھی گریز کیا اور مکمل تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھا اور عدالت کے اندر گھنٹے کا خفیہ بیان مرزا طاہر کا ریکارڈ کیا۔ دوسری طرف جسٹس ہمدان کی بھی عدالت میں بطل حریت آغا شورش کاشمیریؒ نے حکومت کے پہرہ کے باوجود ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے پانچ گھنٹے کی شہادت دی اور مرزائیت کے تارپود بکھیر کر رکھ دیئے۔ تحریک کے زور کو توڑنے کے لئے حکومت نے علماء اور ہزاروں رضاکاروں کو پابند سلاسل کردیا مگر جو آگ تردید مرزائیت کی اور جو محبت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی علماء نے عوام کے دلوں میں بھر دی تھی اس کو نکالنا کسی کے بس میں نہیں تھا‘ عوام نے یہ ٹھان لی تھی کہ اب ہم اس مسئلہ کو حل کرا کر ہی رہیں گے‘ ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو تحفظ ختم نبوت کا رضاکار بنا دیا تھا‘ جو ہر وقت تردید مرزائیت میں لگا رہتا تھا‘ علماء جلسے جلوسوں کی شکل میں‘ طلباء اپنے انداز سے‘ صحافی اپنے انداز سے روزنامہ نوائے وقت اور جسارت نے

صحافتی طور پر خود کو تحفظ ناموس رسالتؐ پر نثار کر دیا' اس طرح اخبارات اور رسائل نے اپنی دینی غیرت اور عشق رسول کا ثبوت دیا۔

مجلس عمل کی کال پر ۱۴/ جون کو پورے ملک میں ہڑتال کا اعلان کیا گیا مجلس عمل کے رضاکاروں نے پوری جانفشانی سے ہڑتال کو کامیاب بنایا' خیبر سے کراچی تک بہت کامیاب ہڑتال ہوئی۔

چنانچہ ایک دن آیا کہ تحریک ختم نبوت کا مسئلہ اسمبلی میں پہنچ گیا اور مرزائیت کی ناپاک زبان جو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف استعمال ہو رہی تھی اس کی وضاحت قومی اسمبلی میں کر دی گئی' چنانچہ مسئلہ ایوان کے اندر چلا اور مسلمان نمائندوں نے اس کو بھرپور انداز سے چلایا اور قرارداد کو ہر روز نئی کامیابی حاصل ہوتی تھی۔ محرکین قرارداد میں ۵۱ کے قریب کل حضرات موجود تھے جن میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد' مولانا عبدالحق سرفہرست تھے۔

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اسی قادیانی مسئلہ پر غور و فکر کرنے کے بعد ۲۸ اجلاس کے بعد ۹۶ نشستیں ہوئیں' ملت اسلامیہ کا مؤقف نامی کتاب قومی اسمبلی کے ممبران میں تقسیم کی گئی قومی اسمبلی کے اندر ۱۱ روز میں ۴۲ گھنٹے مرزا ناصر پر جرح کی گئی' اس طرح لاہوری گروپ کے صدر اور امیر صدرالدین پر ۷ گھنٹے جرح ہوئی۔ قومی اسمبلی میں اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور مرزا ناصر سے سوال کرتے تو وہ جواب میں عجیب حرکتیں کرتا بار بار پانی پیتا تھا۔

اٹارنی جنرل اور مرزا ناصر کے درمیان جو گفتگو قومی اسمبلی میں ہوئی وہ ''قومی و تاریخی دستاویز'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے جس سے افادہ کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو پر بیرونی دباؤ بہت زیادہ تھا وہ مسئلہ حل کرتے ہوئے نظر نہیں آتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ ۹۰ سالہ مسئلہ ہے میں چند دن میں کیسے حل کر سکتا ہوں؟ حالات دن بدن خراب ہو رہے تھے کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی مگر جاں نثاران ختم نبوت بھی سر پر کفن باندھے ہر قربانی کے لئے تیار تھے' جس طرح ذوالفقار علی بھٹو پر بیرونی حکومتوں کا دباؤ بہت زیادہ تھا اسی طرح ملک عزیز کی عوام کا بھی ان پر بہت زیادہ دباؤ تھا' خاص طور پر قومی اسمبلی کے معززگان بھی اب اس بات پر آمادہ ہو چکے تھے کہ مرزائی کو کافر کہنے میں اور ہمیں کونسی چیز مانع ہے کہ ہم ان کو کافر قرار نہ دیں' ان کی کوشش تھی کہ ان کو کافر قرار دیا جائے۔

اس طرح علماً کی وہ محنت جس کی ابتداء علماً لدھیانہ نے فتویٰ' سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ایمان افروز تقاریر رضاکاروں کی والہانہ عقیدت و محبت ۱۹۵۳ء کی تحریک میں دس ہزار مسلمانوں کی شہادت ۱۹۷۴ء کی تحریک میں طلبہ کا خون میں نہانا' اس کے بعد پورے ملک و قوم کا تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سر پر کفن باندھ کر کھڑا ہو جانا وہ رنگ لے آیا اور ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں گروہوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر کافر قرار دے دیا گیا۔ وزیر اعظم نے قائد ایوان کی حیثیت سے ۲۷ منٹ تک وضاحتی تقریر کی' اعلان ہوتے ہی پوری قومی اسمبلی خوشی کے نعروں سے گونج اٹھی' تمام معزز ممبران خوشی سے بغل گیر ہونے لگے۔ ذوالفقار علی بھٹو اور ولی خان بھی آپس میں بغل گیر ہو گئے اور پورا ملک سراپا خوش تھا گلیوں میں' بازاروں میں' عجیب رونق اور خوشی کی لہر تھی اسلام جیت گیا کفر ہار گیا اسلام کا بول بالا ہو گیا کفر کا منہ کالا ہوا' اسلام کے ایوان میں نعرہ تکبیر بلند ہوئے کفر کے ایوان میں ہو کا عالم تھا۔

آخری گزارش:

قادیانیت کی زندگی کے بقیہ سانس جو گنے چنے رہ گئے ہیں وہ پورے کر رہی ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے قادیانیت ابھی تک کیوں باقی ہے؟ قادیانیت کیوں زندہ ہے؟ قادیانیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے خلاف کیوں کام کر رہی ہے؟ قادیانیت قرآن کے خلاف' انبیاً کرامؑ کے خلاف' صحابہ کرامؓ کے خلاف' اسلام کے خلاف کیوں کام کر رہی ہیں؟ اس کے محرکات کیا ہیں؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ کیا کبھی آپ نے اپنی مصروف ترین زندگی میں سے وقت نکال کر اس بات کی طرف توجہ کی ہے؟ غور کیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ایسا کیوں ہے؟ کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نہیں؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ نہیں؟ کیا ازواج مطہرات ہماری مائیں نہیں؟ کیا تمام صحابہ کرامؓ ہمارے والدین سے زیادہ عزت کے مستحق نہیں؟ کیا اہل اسلام کی بڑی مقتدر شخصیات ہم سے زیادہ معزز نہیں؟ کیا ان معززین کا ہمارے اوپر کوئی حق نہیں؟ کبھی تو غور کرو' کبھی تو سوچو' میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ آج اگر قادیانی زندہ ہے قادیانیت باقی ہے تو اس کی وجہ صرف اور صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے قادیانیت نوازی! جب تک رہے گی' قادیانیت باقی رہے گی۔ اب سوال یہ ہے کہ قادیانیت نوازی کیا ہے؟ تو وہ بھی ہم اشارۃً بتائے جاتے ہیں: قادیانیت جیسے ناسور کے خلاف نرم گوشہ' ان سے تعلقات اپنے دنیاوی ذاتی مفادات کی خاطر قادیانیت نوازی حکومت کی طرف ہو تب بھی خطرناک' قوم کی طرف سے ہو تب بھی خطرناک' افراد کی طرف سے ہو تب بھی جرم' فرد کی طرف سے تب بھی جرم' ہمیں اس جرم سے توبہ کرنی ہے کیونکہ ہمیں آخرت میں اپنے رب کے دربار میں سرخرو ہونا ہے۔

☆☆..........☆☆

ابوا .. سعدی

ناتواں قیدی

بوڑھا قیدی تنگ و تاریک بارک میں عرصہ تیس سال سے قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا تھا اور اب وہ تنگ و تاریک بارک میں آہنی سلاخوں کے ساتھ ذرا سی ٹیک لگا کر اونگھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن آہنی سلاخوں کی برقی رو کے جھٹکے' سلاخوں کی چبھن' ہتھکڑی اور بیڑیاں' زخموں سے چور اسی سالہ بوڑھے' ضعیف و ناتواں قیدی کو پل بھر کے لئے سکھ کا سانس لینے نہیں دیتیں' مرکزی جیل کی بدبو اور تعفن کے باعث ادھوری سانسوں سے دم گھٹا جاتا ہے۔ ناتواں قیدی نے' تھکی ماندی فکر' گرفتہ دل کے ساتھ اپنے ہتھکڑی پہنے ہوئے ایک ہاتھ کو اپنی آنکھوں کے ابروؤں کے چھپر کو لرزتے' کانپتے ہاتھ سے اٹھا کر بارک کے جھروکے سے عقابی نگاہیں اٹھا کر دیکھا' شب تاریک انسانی درندگی کو چڑاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس نے ایک سرد آہ بھر کے آنکھیں بند کر لیں۔

اب وہ جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہوئی زندگی کے ایک ایک باب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اتنے میں دیوار کے ساتھ آہنی سلاخوں کے کرنٹ نے ایک بار پھر اسے چونکا دیا اور جدید آلات سزا اور مختلف پریشان کن آوازیں ناتواں قیدی کی سماعت پر گویا بھاری بھرکم ہتھوڑوں کی ضرب کا کام کر رہی تھیں۔ رستے زخم ہائے قلب و جاں' تنگ و تاریک عقوبت خانہ' ہاتھوں اور پاؤں کی سرخی نے ناتواں قیدی کی سوچوں کے تسلسل کو توڑ دیا اور زبان حال سے کہا کہ:

کون سمجھے گا اگر میں نے کہی بھی روداد
چپ ہی ہو جاؤں میرے واسطے یہی بہتر ہے

اور

میری بھی کچھ خطائیں تھیں' قاضی شہر نے مگر
اپنے بھی جتنے جرم تھے میرے ہی سر لگا دیئے

اور پھر اپنے غمزدہ دل کو یوں تسلی دی:

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل! غنیمت جانیئے
بے صدا ہو جائے گا یہ ساز ہستی ایک دن

ضعیف قیدی اس جرم بے گناہی کی پاداش میں عقوبت خانہ میں انگریز کے دور جبر و استبداد میں ظلم و ستم کی چکی میں قید بامشقت کاٹ رہا تھا کہ وہ اہل عالم کو توحید و رسالت کا درس کیوں دیتا ہے؟ انگریزی سامراج کے پروردہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو خود کیوں تسلیم نہیں کرتا اور دوسروں کو اس کے جھوٹ سے کیوں آشنا کرتا ہے؟

روز افزوں انگریز افسر اس مولوی صاحب کی سزا میں اضافہ کرتا جاتا' ہر شب' شب غم اور ہر روز قیامت صغریٰ کا منظر پیش کرتی۔ وقت زخم ہائے قلب و جاں کو ہرا کرتا جاتا ہے' اس ناتواں قیدی کی نگرانی کرنے والا تمام عملہ قادیانی تھا۔ دیگر قیدیوں کے ساتھ جو مرزا قادیان کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ان کے ساتھ نرم رویہ رکھا جاتا اور اس کو غذا مناسب دی جاتی' لیکن اس ضعیف قیدی کے سارے قادیانی نگران بیری تھے؟ اور مراعات کے حصول کے لئے تمام حدوں کو پھلانگ چکے تھے۔

از جان نامی انگریز افسر ہر دوسرے روز ناتواں قیدی کو اپنے نصب العین سے دستبردار ہونے کے لئے مختلف لالچ دیتا لیکن وہ کسی صورت حق گوئی سے باز نہیں آتا تو اس کی سزا میں اور اضافہ کر دیا جاتا۔ اگلے روز انگریز افسر نے حسب سابق ناتواں قیدی کو کڑی نگرانی میں اس کے پاس لانے کا جیل سپرنٹنڈنٹ کو حکم دیا' کاسہ لیس قادیانی سپرنٹنڈنٹ کڑی نگرانی میں ناتواں قیدی کو لایا۔

مسلمانوں کے خون سے تیار کردہ اپنی کوٹھی میں مخملی کرسی پر بیٹھے از جان انگریز افسر نے حسب معمول انتہائی تحکمانہ کرخت لہجے میں قیدی سے پوچھا کہ:

تم کہتے ہو اللہ ایک ہے' یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
تم کہہ دو کہ خدا تین ہیں یا اس بات کا اقرار کرو کہ مرزا قادیانی اللہ کا نبی ہے؟

تثلیث کے اثبات میں وہ دلائل دیئے جا رہا تھا لیکن از جان کی کوئی کوشش قیدی کے دل و دماغ جواں فکر حق گوئی و بے باکی ہمت مردانہ سے دستبردار کرتی نظر نہیں آ رہی تھی۔

از جان نے اپنی مخملی کرسی چھوڑ دی اور پھر کہا کہ تم اقرار کرو کہ مرزا قادیانی نبی ہے...... میں تمہیں بہت سی مراعات دوں گا' فلاں فلاں......

لیکن حق گوئی و بے باکی تو ناتواں قیدی کی

سرشت میں اللہ نے ودیعت کر رکھی تھی' بوڑھے اور ضعیف قیدی کی آنکھوں میں دینی غیرت وحمیت کا ایک ابال آیا اور اس نے انتہائی گرجدار آواز میں کہا کہ:

''از جان! تو تیرے آباؤ اجداد مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو بخوبی جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ ابرو پر ہزاروں جانیں قربان ہو چکی ہیں' میری ایک جان کیا میری کروڑوں جانیں خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاپوش مبارک کی خاک کے قربان!!

اے سامراج کی اولاد! تو مجھے اسلاف کے خون سے غداری کی ترغیب دیتا ہے' تو اپنے نشہ اقتدار میں اپنی مخملی کرسی پر ناز کرتا ہے' تیرے اقتدار کو طول دینے والے قادیاں کے گدی نشینان برصغیر میں اور بہت ہیں جن کو تو اپنے ناپاک عزائم کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

اے مرزا قادیانی کے سرپرست! میں تیری ایک بھی سننے والا نہیں ہوں۔

مجھے میرے ماں باپ نے حلال رزق کھلایا اگرچہ انہیں ہزاروں میل سفر پیدل بھی کرنا پڑا' میری ماں نے مجھے ''لا الہ الا اللہ'' کی لوری دی ہوئی ہے' فاقہ زدہ ماں کی دعائے سحرگاہی کے طفیل میں ضرب ید اللّٰہی اور سجدۂ شبیری سے غداری نہیں کر سکتا ہوں۔''

جاؤ اور اس بوڑھے قیدی کو قلیل غذا اور اضافی سزا کے ساتھ حوالہ زنداں کر دو؟

انگریز افسر ''از جان'' نے قادیانی سپرنٹنڈنٹ کو حکم دیا:

حسب معمول اسے حوالہ زنداں کر دیا گیا۔

انگریز افسر ''از جان'' کی برصغیر میں بہت سی فیکٹریاں اور مختلف اشیائے برآمدات کے کارخانے تھے' جن میں غربت اور ناداری کی سزاؤں میں مسلمان بیواؤں اور کچھ یتیم بچے محنت مزدوری کرتے اور کچھ بیواؤں کے یتیم بچے نیم برہنگی کی حالت میں فیکٹریوں اور کارخانوں کے دروازوں پر کھانے پینے کی اشیاء تلاش کرتے ہوئے کچرے کے ڈھیروں پر تلاش رزق میں مصروف رہتے...... ضعیف قیدی زبان حال سے بارگاہ رب العزت میں زاغوں کے تصرف سے شاہین کے نشیمن واگزار کرانے کی التجا کرتا تھا۔

اب ناتواں وضعیف قیدی نیم غنودگی کی حالت میں جبر مسلسل کی طرح کاٹی گئی کتاب زندگی کی ورق گردانی کر رہا تھا۔

یارب العالمین! یہ انگریز افسر مجھے ان چھوٹی چھوٹی سزاؤں سے ڈراتا' دھمکاتا ہے' تو جانتا ہے کہ میں تیری رضا کیلئے تیس سال مسلسل کڑی سے کڑی سزائیں بھگت چکا ہوں۔ اس سے قبل جاگیرداروں اور انگریز کے کاسہ لیس وڈیروں اور وقت کے چنگیز اور ہلاکوں سے پالا پڑا ہے' تو بصیر جل جلالہ ہے تو جانتا ہے کہ ماضی بعید میں جبکہ بچپنہ تھا قادیانی جاگیردار کے منچلے بیٹے نے دریا کی بے رحم اور بے کراں موجوں کے حوالے کر دیا تھا تو نے مجھے سلامت رکھا' دریا کی انتہائی طغیانی بھری ہوئی بیکراں موجوں کو نا معلوم کیوں رحم آ گیا تھا!!

قادیانی جاگیردار کے منچلے بیٹے کی شکایت ناتواں قیدی کا نادار باپ جاگیردار کے پاس لے کر گیا تو اس نے انتہائی حقارت آمیز سلوک کرتے ہوئے خبث باطن کا اظہار یوں کیا: میری نگری میں تو کون ہے' شکایت کرنے والا!! بھاگ جا یہاں سے' مجھے دیکھ دیکھ کر جلتے ہوئے پچاس سال کا عرصہ ہو چکا ہے' میری نگری میں تو کسی چڑیا نے بھی پر نہیں مارا......!!! بوڑھا مرزا؛ میرے عفت مآب' پاک دامن بیٹے کی شکایت کرنے والا کون ہوتا ہے؟

اب بوڑھے ناتواں قیدی کی غنودگی قدرے نیند میں تبدیل ہو رہی تھی' رات کا اکثر حصہ وقت کو نگل چکا تھا اور وہ ناتواں قیدی اپنے آپ کو قدرے آزاد محسوس کر رہا تھا' اس کے خواب کا تسلسل آگے بڑھ رہا تھا اور نیند کی حالت میں وہ اپنے کریم رب سے یوں التجا کر رہا تھا:

''یارب العالمین! کئی بار سانپوں نے مجھے معاف کر دیا' بموں کے دھماکوں نے محفوظ رکھا' تو نے رات کی تاریکی میں ساون کے دریا کی بیکراں لہریں' گھپ اندھیری رات' نیچے پانی کی بہتی موجیں' اوپر برستا ساون کا بادل...... پھر کشتی بر لب دریا سلامت پہنچ گئی...... یارب العالمین! تو نے سلامت رکھا' کئی بار ضعیفی کا سورج غروب ہونے کو آیا لیکن نہ غروب ہوا تو دیکھنے والا ہے دیکھ رہا تھا۔

یا رب العالمین! تو جانتا ہے میں بہت گناہگار ہوں' سیہ کار ہوں' میری ہتھکڑی سمیت اٹھائے گئے لرزتے ہاتھوں اور میری بوڑھی آنکھوں کے عرق انفعال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ انگریز کے پروردہ قادیانیوں کے مکروفریب سے محفوظ فرما' یارب العالمین! اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت ومحبت میں ظلم و ستم کی ہر موج اور طوفاں سے گزر جاؤں' یہاں تک کہ جان سے گزر جاؤں۔ (آمین)

اب ناتواں وضعیف قیدی نیند سے بیدار ہو چکا تھا:

''الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور'' ●

☆☆............☆☆

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

از: مولانا سید محمد ایوب قاسمی

مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کے زیر اہتمام سہ روزہ کامیاب پروگرام

۸۰ سے زائد نوجوانوں کی تربیت اور اجلاس عام

الحمدللہ! آج سے دو ماہ قبل محرم الحرام ۱۴۲۲ھ میں تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت پر مستقل طور پر کام شروع ہوا اور بتوفیق الٰہی ایک کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل زیر نگرانی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی جس کے صدر جناب حافظ ابرار احمد صاحب منتخب ہوئے اور احقر سید محمد ایوب قاسمی کو اس مجلس کا امیر منتخب کیا جب کہ ارکان میں ستر سے زائد نوجوانوں کے نام منتخب ہوئے جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کا کام آگے بڑھانے پر عہدو پیمان کیا۔

مجلس کی سرگرمیاں:

الحمدللہ! مستقل طور پر ہفتہ میں تین چار مرتبہ دیہاتوں میں متاثرہ مقامات کے دورے کئے گئے ابتدائی سروے اور شہر ورنگل کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں گشت کرنے سے معلوم ہوا کہ تقریباً ۳۵ دیہات قادیانیت سے متاثر ہیں' تقریباً ۳۰ نوجوان اب تک قادیان سے تعلیم حاصل کرکے ورنگل اور اس کے اطراف میں قادیانیت کی تبلیغ کررہے ہیں۔

اس نازک صورت حال کے پیش نظر مجلس تحفظ ختم نبوت ہمکنڈہ کے مسلم نوجوانوں نے مسلسل موسم سرما اور گرما میں محنت شروع کی' جس کے نتیجہ میں اب تک الحمدللہ ایک سو چالیس خاندان قادیانیت سے تائب ہوکر دوبارہ مسلمان ہوچکے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل مجلس کے صدر جناب حافظ ابرار صاحب نے مجلس کی کارکردگی پر مشتمل رپورٹوں کو لے کر دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داران حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم سے ملاقات کی' حالات اور کارکردگی سن کر حضرت قاری صاحب مدظلہ نے اطمینان کا اظہار فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا۔

سفر سے واپسی پر ابرار احمد صاحب نے اپنی مجلس کی میٹنگ بلائی جس میں کل ہند مجلس کی حوصلہ افزائی اور ہمت افزائی سے ہم سب کو باخبر کیا' میدان میں کام کرنے والے ساتھیوں کو کبھی کبھی ایسے مسائل اور حالات پیش آتے ہیں کہ قادیانیوں سے ملاقات پر سوال و جواب اور علمی بحثوں کی نوبت آجاتی ہے' اس لئے کل ہند مجلس کی رہنمائی کے مطابق یہ طے ہوا کہ اکثر و بیشتر کام کرنے والے احباب دینی علوم سے پوری واقفیت نہیں رکھتے' اس لئے ضروری ہے کہ دو چار نشستوں میں رد قادیانیت سے متعلق ان کی تربیت ہوجائے جس سے قادیانی پنڈتوں سے نمٹنے میں سہولت ہوگی' چنانچہ اس کے لئے حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کو ۱۵ تا ۱۷/ جون میں ورنگل میں دعوت دینا طے ہوا اور فوری طور پر اس سلسلے میں دارالعلوم دیوبند دعوت نامہ روانہ کردیا گیا۔

جامع مسجد مدراسی میں بیان:

پروگرام کے مطابق حضرت مولانا بذریعہ طیارہ ۱۴/ جون بروز جمعرات کی شام میں حیدرآباد پہنچے جہاں سے بذریعہ کار گیارہ بجے شب آپ کو ورنگل لایا گیا' اگلے دن طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا موصوف کا پہلا بیان جامع مسجد مدراسی میں نماز جمعہ سے قبل ہوا' جس میں تقریباً ۲۵ منٹ میں آپ نے فتنہ قادیانیت کی حقیقت زہرناکی کو بہت ہی مختصر' جامع اور واضح انداز میں لوگوں کے سامنے اجاگر کیا' عوام و خواص کو اس بیان سے ماشاءاللہ خوب فائدہ پہنچا' لوگ بہت متاثر ہوئے۔

جمعہ کی نماز کے بعد مسجد اور پھر اس کے بعد قیام گاہ ہمکنڈہ پر شہر کے حفاظ و علماً کرام کی مسلسل آمد و رفت رہی اور انہیں ملاقاتوں میں مولانا موصوف سے استفادہ کرتے رہے۔

کریمیہ مسجد میں علماً کرام کی خصوصی میٹنگ:

بعد نماز عشاء کریمیہ مسجد میں حضرت مولانا فصیح الدین صاحب قاسمی کی زیر صدارت علماً اور حفاظ کا ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت پاک عزیزم حافظ احمد علی سلمہ نے پڑھی' اس کے بعد حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کا تقریباً دو گھنٹہ حقیقت افروز بیان ہوا۔ اس بیان میں مولانا موصوف نے فتنہ قادیانیت کے خدوخال سے واقف کرانے کے ساتھ ساتھ علماً و حفاظ

ائمہ مساجد و ذمہ داران مدارس کو اس دردمندانہ اور پرسوز لہجہ میں جھنجوڑا اور احساس دلایا اور مختلف واقعات ونصائح کے ذریعہ سے قادیانی فتنہ کے تدارک وتعاقب کے طریقہ کار سے روشناس کرایا۔ مولانا کے اس بیان سے علماء اور ذمہ داران مدارس و مساجد بے حد متاثر ہوئے' ہر ایک سامع نے اسی وقت یہ عزم مصمم کرلیا کہ اب ہم سب تن من دھن کی بازی لگا کر انشاءاللہ تحفظ ختم نبوت اور تعاقب قادیانیت کی خدمت انجام دیں گے۔

مولانا کے بیان کے بعد حضرت مولانا فصیح الدین قاسمی صاحب کا صدارتی خطاب ہوا' آپ نے حاضرین کو یقین دلایا کہ اب تحفظ ختم نبوت کا کام انشاء اللہ مسلسل جاری رہے گا۔ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب نے واقعی ہماری آنکھیں کھول دیں اور نہایت اچھے انداز میں ہمیں ہمارے فرائض کا احساس دلایا ہے' انشاء اللہ اب کام میں سستی اور غفلت نہیں آنے دی جائے گی۔ شب کا ایک بج چکا تھا قاسمی صاحب کے بیان کے بعد جناب حافظ ابرار صاحب نے مجلس میں شریک حضرات کا شکریہ ادا کیا اور قاسمی صاحب کی دعاؤں پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

شہر ورنگل میں ردقادیانیت کے موضوع پر پہلا تربیتی پروگرام:

پہلی نشست بروز سنیچر ۱۹/ جون میں آٹھ بجے صبح سے مسجد ہمکنڈہ میں تربیتی نشست کا منعقد ہونا طے تھا۔ الحمدللہ! وقت پر مجلس کے تمام اراکین اور میدان میں کام کرنے والے تمام نوجوان پہنچ چکے تھے۔ آٹھ بجے سے ظہر کی نماز حضرت مولانا شاہ عالم کا تربیتی بیان ہوا۔ اس نشست میں آپ نے ''ردمرزائیت'' کے زریں اصول بیان کئے۔ اولاً قادیانیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی اس کے بعد قادیانیت کے زیغ وضلال اور کفریہ عقائد کو قادیانیت کے حوالے سے اجاگر کیا پھر قرآن واحادیث کی روشنی میں ان عقائد کا باطل ہونا واضح کرکے اخیر میں قادیانی فتنہ کے سدباب اور اس کے طور طریق پر روشنی ڈالی شرکاء کا ان مضامین سے دلچسپی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نماز ظہر تک اس نشست کو مکمل ہونا تھا لیکن شرکاء کے اصرار پر بعد نماز ظہر متصلاً پھر بیان شروع ہوا جس میں مسجد کے نمازیوں نے بھی بھرپور حصہ لیا اور ۳ بجے تک پروگرام چلتا رہا۔

دوسری نشست:

تمام شرکاء کے لئے جن کی تعداد ۸۰ سے زائد تھی من جانب مجلس طعام کا انتظام تھا ایک گھنٹہ کے اندر اندر طعام سے فراغت کے بعد ٹھیک چار بجے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ اس نشست میں مولانا نے تعین موضوع کے عنوان سے روشنی ڈالی جس میں قادیانیوں سے مناظرہ کے گر سکھلائے' مرزا قادیانی کی بدکردار زندگی اور اس کے موٹے موٹے کذبات' جھوٹ بھی باحوالہ حاضرین کو یاد کرائے اور اس کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ موضوع متعین کرانا ہی مناظرہ کی جان ہے' قادیانی اس میں عموماً وہ موضوع متعین کرنا چاہتے ہیں جس سے مرزا قادیانی کی قلعی نہ کھلنے پائے اور اس کے بوئے ہوئے فتنہ کی حقیقت پر پردہ پڑا رہے مسلمان مناظر کو چاہئے کہ ختم نبوت و حیات ووفات عیسیٰ کی علمی بحثوں سے صرف نظر کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کے شرمناک کردار و کریکٹر کو موضوع بحث بنائے تاکہ چند لمحوں میں بات واضح ہوجائے کہ مرزا قادیانی تو شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوسکا چہ جائیکہ مہدی و مسیح وغیرہ۔

آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول پر بھی روشنی ڈالی اور نہایت سادہ انداز میں اس طرح اس مضمون کو ذہن نشین کرایا کہ حاضرین کو ہر طرح سے شرح صدر ہوگیا اور اس موضوع پر قادیانیوں کا مکروفریب واضح ہوگیا' آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے مرزائیوں سے یہ معلوم کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کس نے مارا؟ آیا قرآن مجید نے یا احادیث نے یا مرزا نے؟ مرزا جب خود ہی اس کا دعویٰ کرتا ہے کہ وفات عیسیٰ کا مسئلہ ایک راز تھا جس کو سوائے مرزا کے کسی نے نہ جانا یہ بھید مرزا ہی پر کھلا چنانچہ بقول خود مرزا ۵۲ سال تک حیات عیسیٰ کا قرآن وحدیث کی روشنی میں قائل رہا' جب معاملہ یہ ہے تو پھر قرآن وحدیث میں کیوں الجھایا جاتا ہے' ہونا یہ چاہئے کہ مرزا کے الہامات کی روشنی میں اس مسئلہ پر بحث ہوگی نہ کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ اور مرزا اپنے بے شمار الہامات میں جھوٹا نکل چکا ہے لہذا اس کے فتویٰ کے مطابق اس کی کسی بات پر اعتبار نہ کیا جائے گا۔

اور اگر قرآن وحدیث میں یہ معاملہ ہے اس میں یہ مضمون درج ہے خواہ اشارۃً' کنایۃً ہی ہے تو مرزا کا اس مسئلہ کو راز اور بھید کی بات بتانا اور سب سے پہلے خود جاننے کا دعویٰ کرنا غلط ٹھہرا' بہرکیف مرزا جھوٹا ہی ثابت ہوتا ہے۔

چلتے چلتے تنگی وقت کے باوجود مسئلہ ختم نبوت پر مختصر وقت میں اس انداز سے روشنی ڈالی کہ قادیانیوں کا ناطقہ اس کی روشنی میں بند کردینا تمام سامعین کے لئے آسان ہوگیا اور مرزائیوں کا اس مسئلہ پر مکروفریب بھی واضح ہوگیا۔

الحمدللہ دوسری نشست قبل نماز عصر ساڑھے پانچ بجے بحسن وخوبی اختتام کو پہنچی ان دونوں نشستوں میں کام سے جڑے ہوئے نوجوانوں نے بھرپور دلچسپی لی اور خوب خوب فائدہ اٹھایا' اخیر میں حضرت مولانا

فصیح الدین قاسمی کی دعا پر یہ مجلس ختم ہوئی۔

اجلاس عام:

بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت کے عنوان سے اجلاس منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی کے طور پر حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کے علاوہ حضرت مولانا مفتی عبدالمغنی مہتمم مدرسہ تجوید القرآن حیدرآباد بھی مدعو تھے۔

ناظم اسٹیج کے فرائض انجام دیتے ہوئے جناب مولانا عتیق الرحمن صاحب نے جلسہ کے آغاز پر جناب قاری احمد علی صاحب کو دعوت دی تلاوت کے بعد جناب حافظ سمیع احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عقیدت میں نعتوں کا نذرانہ پیش کیا اس کے بعد تعارفی اور تمہیدی تقریر بندہ (سید محمد ایوب قاسمی) نے کی جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کی دو مہینوں کی مسلسل کارکردگی پیش کی نیز دیہاتوں کے دوروں اور اس کے بہترین نتائج سے عوام وخواص کو باخبر کیا اور اخیر میں مناظرہ بدھارم کے بہترین نتائج سے سامعین کو باخبر کیا۔

واضح رہے کہ ۱۷ستمبر ۲۰۰۰ء میں موضع بدھارم (ورنگل) میں قادیانیوں کے چیلنج پر ایک زبردست مناظرہ ہوا تھا جس میں دارالعلوم دیوبند سے مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری اور مولانا محمد ادریس صاحب مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائے تھے۔ جبکہ قادیانیوں کی جانب سے رسول نامی قادیانی انچارج مشن پالاکرتی نے نمائندگی کی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے مباحثہ میں رسول نامی قادیانی پنڈت کو زبردست رسوائی اٹھانی پڑی تھی' گاؤں کے وذیرے نے یہ فیصلہ سنایا تھا کہ قادیانی ہار گئے اس لئے اب انہیں گاؤں میں رہنے کا حق نہیں چنانچہ قادیانیوں کے معلم کو فوری طور پر وذیرے نے چلے جانے کو کہا اور اس کی جگہ ایک مسلمان معلم کا تقرر ہوا۔

اس مناظرہ کے نتیجہ میں گاؤں والوں کو ہدایت ملی اور پورے علاقے کے مسلم اور غیر مسلموں نے بچشم خود جو فتح حق کا نظارہ دیکھا تو اس کا ایک بہتر نتیجہ مرتب ہوا اور سب نے جان لیا کہ قادیانیت ملک وملت کے لئے ایک فتنہ ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں قادیانیت کا زور پارہ پارہ ہوکر رہ گیا ہے (فالحمد للہ علی ذالک) اور آہستہ آہستہ قادیانیت سے متاثرہ افراد بلکہ وہ لوگ جو ایک عرصہ سے قادیانیت کے جال میں پھنسے تھے اب تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں۔

بیان مفتی عبدالمغنی صاحب:

کارگزاری رپورٹ کے بعد پہلا بیان حضرت مولانا عبدالمغنی صاحب حیدرآبادی کا ہوا' حضرت موصوف نے ایمان وعقائد کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی فتنہ جو ایک کمزور فتنہ ہے اس کے سدباب کی طرف فوری طور پر توجہ نہ دی گئی تو آئندہ یہ ایک خطرناک فتنہ بن کر امت مسلمہ کی آزمائش کا سبب بن سکتا ہے۔ آپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح کی کتابوں کو گھروں میں پڑھنے پڑھانے اور عملی طور پر اپنانے پر بھی زور دیا۔

بیان حضرت مولانا شاہ عالم صاحب:

ردقادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کا خصوصی اور انتہائی دلچسپ بیان ہوا' جس میں مولانا موصوف نے پانچ باتوں پر روشنی ڈالی۔ نمبر۱: یہ کہ نبوت کا کیا معنی ومطلب ہے؟' نمبر۲: نبی کسے کہتے ہیں؟ نمبر۳: ختم نبوت کا کیا معنی ومطلب ہے؟ نمبر۴: تحفظ ختم نبوت کا کیا معنی ومطلب ہے اور اس کی ضرورت کیوں ہے؟ نمبر۵: یہ کہ آپ نے بتایا کہ تحفظ ختم نبوت کا ہم سے کیا تقاضا ہے اور ہمارے اوپر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان موضوعات پر سیر حاصل اور نہایت آسان عام فہم انداز میں مثالوں کے ذریعے سے گفتگو کرتے ہوئے اخیر میں علماء' حفاظ ائمہ مساجد اور ذمہ داران مدارس کو بھی نہایت دلنشیں انداز میں جھنجوڑ کر رکھ دیا اور ان کو احساس دلایا کہ مسجد کی امامت کے ساتھ عوام کے دین وعقائد معاشرت وغیرہ تمام امور میں اگر امامت کی ذمہ داری نہیں نبھائی جاتی تو قوم گمراہ ہوکر رہ جائے گی اور اپنے فرائض سے پہلوتہی کرنے کی بنیاد پر کل میدان قیامت میں خدا کے سامنے ہم سے کچھ جواب نہ بن پڑے گا۔

صدارتی خطاب:

آخر میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کا صدارتی خطاب ہوا جس میں آپ نے عوام وخواص کو پند ونصائح سے نوازتے ہوئے فتنہ قادیانیت سے بچنے اور بچانے کی تلقین کی اور آپ کی دعاؤں پر اس کامیاب اجلاس کا اختتام ہوا' اجلاس میں شرکاء کی تعداد توقع سے بہت زائد تھی' پورا زکریا فنکشن ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا' الحمدللہ! تمام شرکاء اجلاس نے اجلاس کی کامیابی پر ایک دوسرے کو بھرپور مبارک باد دی۔

پروگرام کا تیسرا دن:

جمعہ اور سنیچر کے پروگرام کے علاوہ تیسرے دن بروز اتوار دیہات کے متاثرہ علاقوں میں دورہ کرنے کا پروگرام تھا لیکن عوام وخواص اور شہر کے معزز ذمہ داران کے اصرار پر دورہ کا پروگرام ملتوی کرکے حسب ذیل پروگرام بروقت ترتیب دیئے گئے۔

کمیٹی کے اراکین وذمہ داران شہر کی خصوصی میٹنگ:

اتوار کے دن صبح دس بجے سے کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کے ذمہ داران اور کارکنان پر مشتمل ایک مختصر مگر اہم میٹنگ ہوئی حضرت مولانا باوجود اس کے کر تھکے ماندے تھے مگر اپنے قیام گاہ پر ہی اراکین میٹنگ سے خصوصی خطاب کیا' جس میں مجلس کے متعلق مفید مشورے دیئے اور اسی دوران کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند سے الحاق اور دوسری ذمہ داریوں کے سلسلے میں اپنے اراکین کو توجہ دلائی نیز دفتری امور کی انجام دہی اور کام کرنے کے طور وطریق پر نہایت مفید مشورے دیئے جو اراکین اور کارکنان کے لئے انشاءاللہ مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

شہر کے تبلیغی مرکز کے ذمہ داران کی تشریف آوری:

پروگرام تھا کہ مرکز کے ذمہ داران حضرات سے مرکزی مسجد ہی میں ملاقات کی جائے گی' لیکن تمام ذمہ داران حضرات تین بجے قیام گاہ پر ہی تشریف لائے جس میں جناب الحاج عبدالرؤف صاحب' جناب الحاج مولانا رحمت اللہ صاحب اور عادل آباد کے ذمہ دار بھی شریک وفد تھے۔ اس وفد نے حضرت مولانا مدظلہ سے درخواست کی کہ ایک بیان مرکز کی مسجد میں ہوجائے مولانا عدیم الفرصتی کا عذر کرتے رہے مگر یہ عذر چل نہ سکا بالآخر بعد نماز مغرب بیان طے ہوگیا جو اپنے وقت پر انتہائی مفید جامع اور دور حاضر سے متعلق کارآمد بیان ثابت ہوا اس بیان سے متاثر ہوکر ذمہ داران جماعت نے خود طے کرلیا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام ہمارا کام ہے اور اب اس کو دلچسپی کے ساتھ انشاءاللہ کرنا ہے۔

مدرسہ اسلامیہ ورنگل کا معائنہ:

نماز مغرب سے قبل حضرت مولانا فصیح الدین قاسمی سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کی دعوت پر مولانا نے آدھ گھنٹہ کے لئے بغرض معائنہ مدرسہ وقت دیا۔ یہ مدرسہ شہر ورنگل سے باہر قدیم آبادی سے متصل نہایت بارونق جگہ پر قائم ہے' جس میں طلبہ کی تعلیم و تربیت اور صحت وغیرہ کا معقول نظم ہے۔ مدرسہ ماشاءاللہ مولانا فصیح الدین قاسمی کے زیر اہتمام روز بروز ترقی پر ہے' نماز عصر کے بعد طلبہ مدرسہ سے آپ نے خطاب کیا' جس میں شہر کے ذمہ داران بھی موجود تھے نیز مدرسہ کے اراکین خصوصی بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔

شہر کے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک خصوصی پروگرام:

نماز عصر کے بعد چونکہ تبلیغی مرکز میں بیان طے تھا' اس لئے آپ سیدھے مرکز پہنچے اور یہاں سے فراغت کے بعد حیدرآباد کے لئے نو بجے شب روانگی طے تھی۔ لیکن قیام گاہ پر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ شہر کے پڑھے لکھے نوجوان اس وقت جمع ہیں اور گزشتہ شب کا بیان سننے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو تحفظ ختم نبوت کی خدمت کے لئے وقف کا ارادہ کرلیا ہے' اس لئے ان کا اصرار ہے کہ روانگی سے قبل انہیں کچھ نصائح اور کام کے طور وطریق سے نوازا جائے۔ مسلسل بیانات سے اگرچہ طبیعت پر بار تھا لیکن نوجوانوں کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے آپ نے ان کی دعوت قبول کرلی اور قیام گاہ پر ہی آپ نے نہایت محبت بھرے انداز میں اپنے نوجوان ساتھیوں سے خطاب کیا اور یہ بیان شب کے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران آپ نے فیروزآباد' یوپی' خاص متھرا' اسب' ہماچل وغیرہ مقامات کے دلچسپ واقعات سنائے جو ہم سب نوجوانوں کے لئے حوصلہ افزا ثابت ہوئے۔

اسی دوران حضرت مولانا فصیح الدین قاسمی صاحب بھی تشریف لا چکے تھے جو مولانا کو رخصت کرنے کی غرض سے ملاقات کے لئے آئے تھے مگر معلوم ہوا کہ نوجوانوں کے جذبات اور امنگوں سے بھری اس نشست کی صدارت مولانا موصوف کو کرنی پڑی اور ڈھائی گھنٹہ کے بعد پھر الوداعی مصافحہ کرکے لوٹے' جناب ابرار بھائی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعاؤں پر مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوشنبہ کی صبح نماز فجر کے متصلا بعد چار مینار ایکسپریس سے آپ حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئے۔ اس طرح الحمدللہ تمام پروگرام توقع سے زائد حسن وخوبی کے ساتھ انجام پائے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان پروگراموں کو قبول فرمائے اور ہر محب کے لئے اس کو ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

آخر میں شکریہ ادا کرتا چلوں ان احباب کا جنہوں نے ہفتوں اپنی نیند اور آرام کو قربان کرکے ان پروگراموں کو کامیاب بنایا بالخصوص جناب غوث الدین صاحب ورنگل' اعجاز احمد صاحب' جناب ابرار احمد صاحب' جناب ادریس احمد صاحب' جناب حافظ سمیع اللہ حسینی صاحب' جناب حافظ عمران احمد صاحب' جناب حافظ شکیل احمد صاحب' حافظ عارف شکیل صاحب' مولانا عتیق الرحمٰن صاحب' جناب شبیر احمد صاحب' جناب حافظ عبدالماجد صاحب' عبدالمغنی صاحب' حافظ احمد علی سلمہ' جناب زبیر احمد صاحب وغیرہم ان حضرات کو مخلصانہ کوششوں اور محنتوں کے نتیجہ میں الحمدللہ یہ پروگرام کامیاب ہوئے۔

"فجزاھم اللہ خیر الجزاء"

تحریر: بابو شفقت قریشی سہام

میانہ روی اور اعتدال

مسلمانوں کی امتیازی شان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔''

(سورۂ بنی اسرائیل:۲۹)

ہاتھ باندھنے سے مراد ہے بخل کرنا اور کھلا چھوڑ دینے سے مراد ہے فضول خرچی کرنا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمانوں کو اعتدال پسند ہونا چاہئے انہیں نہ تو بخیل بن کر دولت کی گردش کو روکنا چاہئے اور نہ فضول خرچ بن کر اپنی معاشی طاقت کو ضائع کرنا چاہئے۔ فخر اور ریا اور نمائش پر خرچ سے بچنا چاہئے اور سادہ اور پسندیدہ زندگی گزارنے پر زیادہ توجہ دینی چاہئے بنی اسرائیل کی آیت ۳۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔''

سادگی اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی جبکہ نمود و نمائش اور فضول خرچی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کا سبب بنتی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میانہ روی' اعتدال پسندی اور سادگی معاشی زندگی کی خوشگواری کا نصف حصہ ہے۔''

اسلام نے جن اوصاف کو اپنانے کی ہدایت کی ہے ان میں سادہ زندگی بسر کرنے کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ ذاتی ضرورتیں ہوں یا معاشرتی مسئلے معاشی تقاضے ہوں یا روحانی ترقی کی کوشش ہر حال اور ہر موقع پر سادگی کی روش لازمی ہے۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو (امت وسط) کا خطاب دے کر یہ اشارہ کر دیا ہے کہ میانہ روی اور سادگی ان کی امتیازی شان ہے۔ مفسرین کرام نے امت وسط کا مفہوم بیان کرتے ہوئے بہت سے نقطے پیدا کئے ہیں جن سے امت محمدیہ کی رفعت وعظمت ظاہر ہوتی ہے لیکن اس کا مفہوم یہ بھی ہے کہ یہ وہ امت ہے جو افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ چلتی ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی روزمرہ زندگی میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا کہ نمود و نمائش سے ہمیشہ احتراز کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکار دو جہاں ہونے کے باوجود ایک ایسی زندگی بسر کی جو سادگی کا بہترین نمونہ ہے اور ساری انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ خوشی غمی رنج ومسرت انسانی زندگی میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں لیکن اسلام ہمیں ان میں بھی سادگی کو شعار بنانے کی تلقین کرتا ہے بلکہ کہا ہے کہ:

''مسلمان وہ ہے جو خوشی میں بھی آپے سے باہر نہیں ہوتا''

فضول خرچی اس لئے کرنا کہ لوگ بڑا سمجھیں اور مرعوب ہوں تو یہ سوچ قرآن حکیم کی تعلیمات کے سراسر منافی ہے' کیونکہ قرآن کریم نے اللہ کے مقبول بندوں کی جو صفات بیان کی ہیں ان میں سادگی سے زندگی بسر کرنے کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

موجودہ معاشرے میں دعوتوں پر بے جا پیسہ خرچ کیا جاتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ صاحب خانہ بڑا مالدار ہے' حالانکہ اسلام اس تصرف کی اجازت نہیں دیتا بلکہ وہ تو سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ ان انواع و اقسام کے مرغن کھانوں کی بجائے اگر ایک یا دو قسم کے کھانے دسترخوان پر رکھ دیئے جائیں تو بھی دعوت کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ خوراک' لباس اور رہائش وغیرہ انسان کی بنیادی ضرورتیں ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضابطہ حیات مقرر کر کے خود اس پر عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''ایک دن عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ تو ریشم اور مخمل کے گدوں پر سوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے لئے دو جہاں بنائے گئے ہیں' بوریئے پر سوتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس کرنے کی بات نہیں ہے کیونکہ ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے۔''

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے۔" (ابوداؤد،حیوۃ المسلمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال سے مردوں کو منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صاف ستھرے رہتے مگر سادہ لباس استعمال فرماتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کے لئے سونے چاندی کے زیورات پسند نہیں فرمائے۔ اس وقت بھی جب پورا عرب زیرنگیں ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی کھردری چارپائی پر آرام فرماتے تھے جس کی وجہ سے جسم مبارک پر نشان پڑ جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سادگی کا ایک مجسم نمونہ نظر آتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ خود بھی کام میں لگ جایا کرتے تھے۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمولیت فرمائی۔ غزوہ خندق کی کھدائی ہو یا گھریلو کام کاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عار محسوس نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور چٹائی پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے۔

اسلام نے نہ صرف اخلاقی تعلیم دینے پر اکتفا کیا ہے بلکہ عیش وعشرت اور فضول خرچیوں کو روکنے کے لئے قوانین بھی بنائے ہیں اور ایسے تمام طریقوں کا سدباب کرنے کی کوشش کی ہے جو تقسیم ثروت کو بگاڑنے والے ہیں' لہو ولعب کی بہت سی مشرکانہ عادتوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔ قیمتی ملبوسات سونے چاندی کے زیورات کے بارے میں جو احکام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان میں سب سے بڑی مصلحت یہ ہے کہ جو دولت تمہارے غریب بھائیوں کی ناگزیر ضرورتیں پوری کر سکتی ہیں اسے صرف اپنی ذات پر خرچ کرنا انتہائی درجہ کی خود غرضی ہے۔

الغرض اخلاقی تعلیم اور قانونی احکام دونوں طریقوں سے اسلام نے انسان کو جس قسم کی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی ہے وہ ایسی سادہ زندگی ہے جس میں فرد اور معاشرہ دونوں امن وسکون کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق حیات ہمارے لئے بہترین طرز عمل ہے۔ اعتدال پسندی اور سادگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ مجسم نمونہ نظر آتی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم کو افراط وتفریط سے بچائے اور زندگی کے تمام معاملات خصوصاً سادگی کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

ضروری اعلان

اندرون وبیرون کراچی تمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کے رفقا کرام کے نام بقایا جات کے ریمائنڈر ارسال کردیے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے نام بقایا جات' واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام: ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی ارسال فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے رسالہ کی قیمت میں بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون: ۳۵۰ روپے ہے۔ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارہ)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز

GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی — کلیوں کو میں خونِ جگر دے کے چلا ہوں

مبلغ توحید وسنت، مجاہد ختم نبوت و ناموسِ رسالت، وکیل صحابہ و اہلبیت اطہار، ترجمان اہل حق، نقیب علماءِ دیوبند، داعی اتحاد بین المسلمین، خطیب صداقت نوا، آفتاب خطابت، ضیغم اسلام

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ

کی یاد میں

ماہنامہ نورٌ علےٰ نور کراچی

زیر ادارت: مولانا عبدالرشید انصاری

کا عظیم الشان

خطیبِ دینُ و ملّت نمبر

شائع ہو گیا

عصر حاضر کے عظیم خطیب اور مجاہد بیباک دینی رہنما حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو علماء وصلحاء کا خراج تحسین، ارباب قلم کی جانب سے مرحوم کی دینی و ملی خدمات کا تذکرہ خدمت دین وملت کے جذبوں سے سرشار تلامذہ کا اظہار عقیدت اور دیگر امور پر دینی نکتہ نگاہ سے بلند فکر مضامین

خوبصورت سرورق........156/- صفحات........ہدیہ صرف -/50 روپے

پانچ یا پانچ سے زیادہ پرچے منگوانے پر ۲۵ فیصد رعایت

دس یا دس سے زیادہ پرچے منگوانے پر ۳۰ فیصد رعایت

سالانہ بدل اشتراک -/150 روپے، دینی مدارس کے مستحق طلباء و اساتذہ کے لئے صرف -/50 روپے

اور مطلوبہ پرچوں کا ہدیہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنام .... ایڈیٹر ماہنامہ نورٌ علےٰ نور

اکاؤنٹ نمبر 68-2668 حبیب بینک مسلم ٹاؤن برانچ۔ نارتھ کراچی درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

مولانا عبدالرشید انصاری

جامع مسجد حضرت عائشہ صدیقہؓ سیکٹر ۱۱۔ بی، نارتھ کراچی۔ کوڈ 75850۔ فون: 6996518

بقیہ: معلم اخلاق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فطری طور پر حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں حسن اخلاق کی برکتیں اس طرح جھلکتی تھیں جیسے آفتاب کی شعاعوں میں تجلیات۔

یہ ایک ایسی معجزانہ قوت و طاقت تھی جو ہر شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھکا دیتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کی تاثیر کے جوہر بے پناہ طور پر نمایاں کر دیتی تھی اور اسی کا نتیجہ تھا کہ اس کو دیکھ کر انصاف پسند مخالفین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف سے بظاہر درگزر کیا مگر باطنی طور پر حسن اخلاق کا اعلیٰ ترین اور بے مثل مظاہرہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ تکلیف کہاں پہنچی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”طائف میں۔“

اس لئے کہ طائف کے کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر تکلیف پہنچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خون سے تر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جسم اطہر زخموں سے چور تھا۔

کوئی بھی زمانہ ہو تاریخ کا کوئی بھی باب ہو اور تہذیب و تمدن کا کوئی بھی سبق ہو وہ انسان کامل کے خلق عظیم کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

☆☆..........☆☆

اسے بند نہ کیا گیا تو ختم نبوت کے پروانے میدان عمل میں اتر کر ان کی تمام سازشوں کو خاک میں ملانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

اسلام آباد و پنجاب:

مرکزی دارالحکومت اسلام آباد سمیت پنجاب کے تمام شہروں پنڈی' لاہور' گجرات' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' فیصل آباد' جھنگ' گوجرہ' ملتان' ڈیرہ غازی خان' رحیم یار خان' راجن پور' بہاولپور' بہاولنگر' سرگودھا' میانوالی' جہلم' چکوال' تلہ گنگ' شیخوپورہ' قصور' ننکانہ صاحب' بھکر' دریا خان' خوشاب' مظفر گڑھ' علی پور' خان پور' جام پور' حاصل پور' صادق آباد' کوٹ ادو' لیہ' شور کوٹ' لودھراں' دنیا پور' وہاڑی' میلسی' ساہیوال' خانیوال' کبیروڑ پکا' کروڑ لعل عیسن' میاں چنوں' چیچہ وطنی' احمد پور سیال' رنگپور' احمد پور شرقیہ' منڈی بہاؤالدین' عارف والا' بورے والا' ٹوبہ ٹیک سنگھ' جڑانوالہ' جہانیاں منڈی' چک جھمرہ' حافظ آباد' وزیر آباد' حسن ابدال' سمندری' کمالیہ' اوکاڑہ' شجاع آباد' چونڈی' جوہر آباد' کھاریاں' چنیوٹ' چناب نگر' لالہ موسیٰ' نارووال' تونسہ شریف' فاضل پور' ظاہر پیر وغیرہ تمام چھوٹے بڑے شہروں میں قائد ختم نبوت کی اپیل پر یوم ختم نبوت منایا گیا۔

نماز جمعہ کے اجتماعات' ختم نبوت کانفرنسوں' جلسوں اور دیگر اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے علماً کرام نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ لاہور میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مجلس کے مرکزی امیر خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی' جس سے سید نفیس شاہ الحسینی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری' مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا عزیز الرحمن ثانی' مولانا فضل الرحمن' مولانا اللہ وسایا' لیاقت بلوچ اور دیگر علماً کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا ایک مشترکہ مسئلہ ہے جس کے تحفظ کے لئے ہمیشہ مسلمانوں نے اپنا تن من قربان کیا ہے' فتنہ قادیانیت نے مسلمانوں کے اس حساس عقیدہ پر نقب زنی کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی۔ علماً کرام نے کہا کہ قادیانی تحریک ایک سیاسی تحریک ہے' اس کو مذہبی تحریک سمجھنا یا کہنا خود مذہب کی توہین کے مترادف ہے' مذہب کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب ہے' جبکہ قادیانیت کی بنیاد ہی دنیا طلبی' مفاد پرستی' اور ہیرا پھیری پر رکھی گئی ہے' مسلمانوں کی وحدت کو ختم کرنا اسلامی اقدار کا مذاق اڑانا' قادیانیت کا مقصد اصلی ہے۔ قادیانی تحریک کا ڈھونگ انگریز استعمار کے اشارے پر رچایا گیا' یہ انگریز گورنمنٹ کا خود کاشتہ پودا ہے' پاکستان کے متعلق ان کے عقائد و عزائم کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں' قادیانیوں کا قبلہ و کعبہ قادیان ہے' جو بھارت میں ہے۔ انہیں پاکستان میں آئین اسلامی کے نفاذ میں اپنی موت نظر آتی ہے' اس لئے وہ نفاذ اسلام کے سلسلہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ علماً کرام نے کہا کہ سقوط مشرقی پاکستان اور پاکستان کی بہادر افواج کی ذلت و رسوائی کا بڑا سبب درحقیقت یہی قادیانی گروہ ہے' اسلام آباد میں مولانا قاضی احسان احمد' مولانا نذیر فاروقی' مولانا احسان اللہ' مفتی خالد میر' مفتی ابرار احمد' گوجرانوالہ میں حافظ ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' اوکاڑہ میں مولانا عبدالرزاق مجاہد' بہاولپور میں مولانا محمد اسحاق ساقی' رحیم یار خان میں مولانا حافظ احمد بخش' ڈیرہ غازی خان میں مولانا صوفی اللہ وسایا' مولانا محمد اکبر' تونسہ شریف میں مولانا عبدالکریم' مولانا عبدالعزیز خان لاشاری' ملتان میں مولانا سید عبدالمجید ندیم' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' شجاع آباد میں مولانا عبدالغفور حقانی' فیصل آباد میں مولانا صاحبزادہ طارق محمود' مولانا رفیق جامی' مولانا عبید الرحمن' جھنگ میں مولانا غلام حسین' چناب نگر میں مولانا غلام مصطفیٰ' ظاہر پیر میں مولانا منظور احمد نعمانی' بہاولنگر میں مولانا طیب فاروقی' بھکر میں مولانا عبداللہ' مولانا عبید اللہ' مفتی حفیظ اللہ' ڈاکٹر دین محمد فریدی نے یوم ختم نبوت کے حوالہ سے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے جب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا ہے اسی دن سے قادیانیت زخمی سانپ کی طرح بل کھا رہی ہے' قادیانی ملک کے اندر اور باہر عیسائی' یہودی لابی سے مل کر پاکستان اور اہل پاکستان کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد پروپیگنڈا کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں دن رات سرگرم عمل ہیں' اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں لگوا کر ہماری ملکی و ملی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں' علماً کرام نے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کے خلاف پوری قوت سے کام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ یہ فتنہ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکے۔

سرحد:

پنجاب اور سندھ کی طرح سرحد کے تمام شہروں پشاور' کوہاٹ' بنوں' ڈیرہ اسمٰعیل خان' ٹانک' مردان' نوشہرہ' اکوڑہ خٹک' اٹک' مانسہرہ' ایبٹ آباد' مینگورہ' سوات' بالاکوٹ' بٹگرام' بفہ' مشنکیاری اور بٹل وغیرہ میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔ پشاور' ڈیرہ اسمٰعیل خان' کلاچی' مردان' نوشہرہ اور دیگر مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں اور عام

اجتماعات میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا محمد امیر بجلی گھر' مولانا سمیع الحق' مولانا عبدالقیوم حقانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا نورالحق نور' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا ریاض الحسن گنگوہی' مولانا خالد محمود گنگوہی' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا قاری فیاض احمد' مولانا خواجہ محمد زاہد' مولانا علاؤالدین' مولانا قاضی عبدالکریم' مولانا مفتی عبدالقدوس' مولانا عزیز الرحمٰن' مولانا محمد یونس اور دیگر علماً کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کی اہمیت سے ہر مسلمان بخوبی واقف ہے کہ یہ عقیدہ ہمارے ایمان کی جان ہے' روز ازل سے پوری امت مسلمہ اس عقیدہ پر متفق و متحد چلی آرہی ہے۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس عقیدۂ کے تحفظ کے لئے بے مثال قربانیاں پیش کر کے منکرین ختم نبوت اسود عنسی' طلیحہ' سجاح بنت حارث اور مسیلمہ کذاب اور ان کے پیروکاروں کو دنیا کے لئے نشان عبرت بنادیا تھا' علماً کرام نے کہا کہ انگریز سامراج کی سرپرستی میں پرورش پانے والے قادیانی گروہ نے مسلمانوں کے حساس مذہبی عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی کوشش کی' جسے مسلمانوں نے جانوں کی قربانیاں پیش کر کے ناکام بنادیا اور قادیانیت کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء سے اب تک تقریباً ۲۷ سال تک وہ مسلسل آئین کی بغاوت کرتے آئے ہیں' آج اس تاریخی دن کے موقع پر ہم قادیانیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ اب ان کے لئے دو راستے ہیں یا تو وہ اپنی غلطیوں اور گستاخیوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیں اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں یا پھر ۷ ستمبر کے فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے دوسرے غیر مسلموں کی طرح رہیں اور ایسی حرکات سے اجتناب کریں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں یہ دو کھلے اور واضح راستے ہیں' جو انہیں پسند ہو اپنا لیں۔ قادیانیت کے لئے اب تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔

بلوچستان:

پورے ملک کی طرح صوبہ بلوچستان میں بھی بھرپور انداز سے یوم ختم نبوت منایا گیا' صوبائی دارالحکومت کوئٹہ شہر کی سینکڑوں مسجدوں میں جمعہ کے خطبہ میں علماً کرام نے اس موضوع پر خطاب کیا' علاوہ ازیں مستونگ' قلات' خضدار' تربت' پنجگور' مکران' آواران' نوشکی' دالبندین' تفتان' گوادر' پسنی' جیونی' آسیا آباد' مند' پشین' کچلاک' چمن' مسلم باغ' قامہ عبداللہ' قلعہ سیف اللہ' لورالائی' ژوب' ڈکی' سنجاوی' کوہلو' بارکھان' سبی' ڈھاڈر' مچھ' ڈیرہ مراد جمالی' اوستہ محمد' ڈیرہ اللہ یار وغیرہ میں بھی یوم ختم نبوت منایا گیا۔ علماً کرام نے اس موضوع پر خطاب کئے' متعدد مقامات پر جلسوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا' جس سے مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالغفور حیدری' حافظ حسین احمد' مولانا عبدالستار' مولانا عبدالباقی' مولانا اللہ داد' مولانا عبداللہ منیر' مولانا عبداللہ جان' مولانا عبدالباری' مولانا احسان اللہ' مولانا محمد یعقوب' مولانا حسین احمد شرودی' مولانا نیاز الرحمٰن' مولانا امتیاز احمد' مولانا محمد اسحاق' مولانا عبدالحق' مولانا جان محمد' مولانا خان محمد شیرانی' مولانا سید عبدالمالک شاہ' فیاض حسن سجاد' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی گل محمد' حاجی آغا شاہ محمد' مولانا عبدالرزاق' مولانا محمد عالم' مولانا فیض اللہ' مولانا غلام یٰسین' مولانا خادم حسین' مولانا گل رحمٰن' مولانا محمد طاہر' مولانا عبدالغنی' مولانا عبدالشکور' مولانا محمد الیاس' مولانا مفتی احتشام الحق' مولانا عبدالسلام' مولانا غلام سرور' مولانا اللہ داد' مولانا محمد حسن' مولانا گل محمد اور دیگر علماً کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بلوچستان کے غیور مسلمانوں نے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں اور تاقیامت دیتے رہیں گے۔ بلوچستان کو جب قادیانی صوبہ بنانے کی سازش کی گئی تو یہاں کے مسلمانوں نے اس سازش کے خلاف عملی اقدامات کر کے بلوچستان کو مرزائیت کا قبرستان بنادیا۔ آج پورے صوبے میں ایک بھی قادیانی عبادت گاہ نہیں ہے اور بعض شہروں میں قانونی طور پر قادیانیوں کا داخلہ بند ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مسلمانوں کے اتفاق واتحاد اور عقیدۂ ختم نبوت کی برکت سے ہوا ہے۔

علماً کرام نے کہا کہ آج پھر قادیانی ایک سازش کے تحت ملک و ملت کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف نظر آتے ہیں' کلیدی عہدوں پر دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ نظر آتا ہے' این جی اوز کی سرگرمیاں قادیانی سازش کا حصہ بن چکی ہیں' آج پھر مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کر کے اس فتنے کے خلاف بھرپور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے ورنہ یہ فتنہ ہماری آنے والی نسلوں کے لئے گمراہی کا سبب بن جائے گا۔ ایک پیغام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت سید نفیس شاہ دامت برکاتہم' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری و دیگر مبلغین و اراکین نے ملک بھر کے علماً کرام اور مذہبی حلقوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ختم نبوت کی اپیل پر ۷ ستمبر کو پرامن یوم ختم نبوت منا کر دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیا ہے۔

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین زیر اہتمام
مقام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی
چناب نگر
خان محمد صاحب
نفیس الحسینی
سالانہ
ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس
نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے
انشاء اللہ
۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا
داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061/514122 04524/212611
خطاطی: محمد امان اللہ قادری، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

ختم نبوت کانفرنس

دوروزہ
عظیم الشان
۲۰/ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۱۲/۱۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳/۲۲ رجب ۱۴۲۲ھ بروز: جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبرز	514122	7780337	5862404	2829186	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان